

بِيَادِ كَارِيْمَ الْعَارِفِينَ زُبُدَةِ الْأَصْلَاحِينَ حُسْنَتْ غُوثَ الْعَالَمِ
مُجْوَبَ بَزَدَ أَنِّي مُحَمَّدٌ مَسِيدُ اشْرَفِ جَهَانِيْرَ سَمَانِيْ قَدِيسٌ

ماہنامہ فوری ۲۰۲۳ء

آل آشُوف

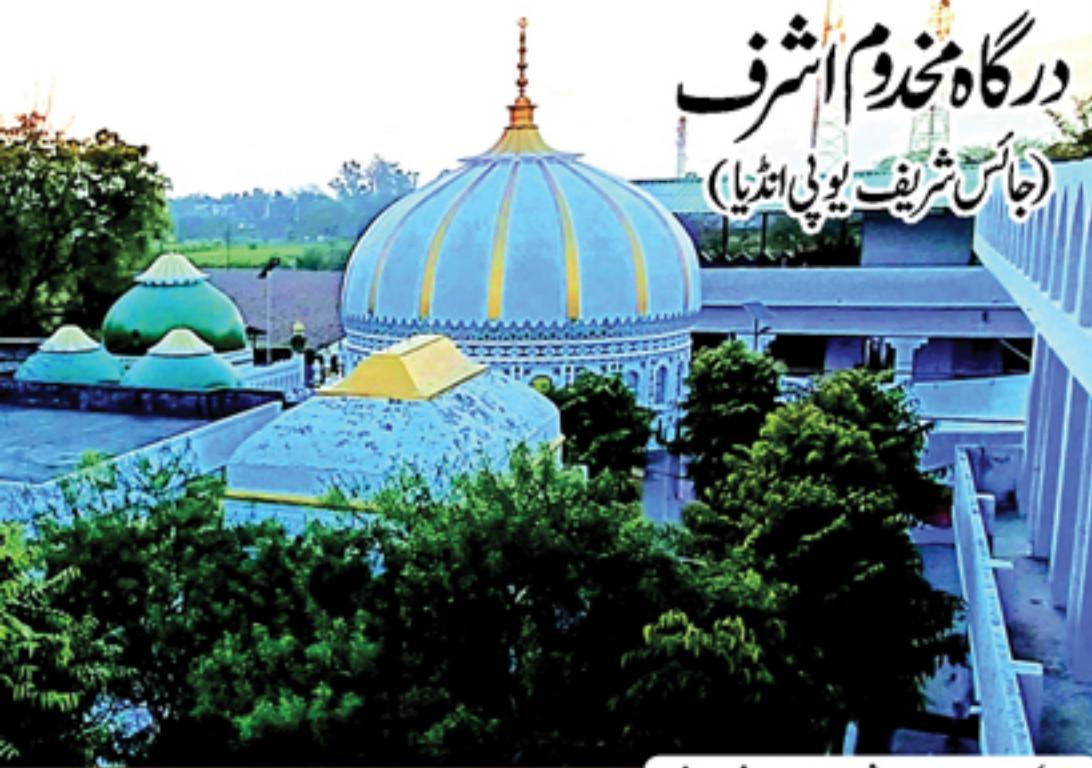
کراچی

Reg. # MC 742

Web: www.ashrafia.net

درگاہ مخدوم اشرف

(جائے شریف یوپی انڈیا)



♦ درسِ قرآن

♦ درسِ حدیث

♦ حبِ رسول ﷺ کی اہمیت

♦ ایک مقدس سفر...

جس کا ذکر اللہ کے کلام میں آیا ہے

♦ اعمال شبِ برات

♦ حضرت امینت عمیس و حضرت امامت حمزہ

♦ حضرت سید شاہ نعیم اشرف الائرش فی الجیلانی

♦ شبِ برات میں قبرستان جانا کیسا؟

بَايِيْ: ابُو حَمْدَ الشَّابَرِ، رَبِّيْ مُحَمَّدَ الْآشُوفِ، حَنْفِيْ: اشْرَفِيْ

مَاہنَامَه

الأشْرُفُ

کراچی

رجب الرجب
شہانِ عظم
۱۴۳۵ھ

(MC 742)

۲۵

فروری ۲۰۲۲ء جلد نمبر ۲۵ شمارہ نمبر ۲

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزداني حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان

سید محمد طاہر اشرف الاعشری الجیلانی قدس سرہ

قطب ربانی حضرت ابو مندوم شاہ

روحانی سرپرست

قادملت حضرت علامہ

سید محمود اشرف الاعشری الجیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں پکھو چھ شریف امینکر نگر (بھارت)

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ

سید احمد اشرف الاعشری الجیلانی قدس سرہ

سب ایڈیٹر

صاجزادہ حکیم سید اشرف جیلانی

ایڈیٹر

ابوالمرکز ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین

درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

فون نمبر:

021-36600676 0321-9258811

مقام اشاعت

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی - 74600

قیمت = 40 روپے سالانہ = 400 روپے

گمراں انتظامی امور: سید محبوب اشرف جیلانی	مشاورت: سید اعراف اشرف جیلانی
ڈیزائنگ اینڈ کمپوزنگ سرکولیشن محمد بالا اشرفی / محمد قدری اشرفی محمد ثاقب اشرفی	پروف ریڈر مولانا عرفان اشرفی مقصودا ویسی / نعمنا اشرفی

پر نظر و پبلیشیر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاعشرف آفیٹ پرنٹنگ پر لیں، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا



اس شمارے میں

3	حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ السلام	حمد و نعمت
4	مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ السلام	آغازِ گفتگو
7	حضرت علامہ ابو الحنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	درس قرآن
9	حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	درس حدیث
11	صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی	حب رسول ﷺ کی اہمیت
14	حضرت علامہ مولانا سید سعادت علی قادری علیہ الرحمہ	ایک مقدس سفر... جس کا ذکر اللہ کے کلام میں آیا ہے
18	حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ	اعمال شب برأت
20	حضرت مولانا ابن بشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ	خوفِ خدا
22	حضرت علامہ سید شاہ نعیم اشرف اشرفی الجیلانی علیہ السلام	حضرت علامہ سید شاہ نعیم اشرف اشرفی الجیلانی علیہ السلام
26	حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی	شب برأت میں قبرستان جانا کیسا؟
29	جناب عارف دہلوی (مرحوم)	ایک سوال... کیا آپ اللہ کے حکم کی پوری تعییل کرتے ہیں؟
31	پروفیسر ڈاکٹر سید علیم اشرف جائی صاحب	خانقاہِ احمد اشرفیہ (جائی)
38	جناب معین قریشی صاحب	مکتوب معین
39	حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ	فقہی سوالات کے جوابات.. (طلاق کے مسائل.. حصہ سوم)
43	سیدہ بنت حکیم سید اشرف جیلانی	حضرت سلمی بنت عمیس و حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہم
45	جناب حکیم محمد انور صاحب	نمازِ عشاء کی طبی اہمیت
47	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی	الاشرف نیوز

صلی اللہ علیہ وسلم نعتِ رسول

مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی

تم ہی ہو چین اور قرار، اس دل بے قرار میں
تم ہی تو ایک آس ہو قلب گناہ گار میں
روح نہ کیوں ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں
دل میں جو آکے تم رہو، سینے میں تم اگر بسو
پھر ہو، ہی چہل پہل اجڑے ہوئے دیار میں
آن کے جو ہم غلام تھے، خلق کے پیشوar ہے
آن سے پھرے، جہاں پھرا، آئی کمی وقار میں
قبر کی سونی رات ہے، کوئی نہ آس پاس ہے
اک تیرے دم کی آس ہے، قلب سیاہ کار میں
فیض نے تیرے یا نبی کر دیا مجھ کو کیا سے کیا
ورنه دھرا ہوا تھا کیا مٹھی بھر اس غبار میں
سر تو سوئے حرم جھکا، دل سوئے کوئے مصطفیٰ
دل کا خدا بھلا کرے یہ نہیں اختیار میں
اس پے گواہ ہوَ الذی شیشہ حق نما نبی
دیکھ لو جلوہ نبی، شیشہ چار یار میں
سالک رُوسیہ کا منہ دعویٰ عشقِ مصطفیٰ
پائے جو خدمتِ بلال، آئے کسی شمار میں

باری تعالیٰ حمد

برادرِ علیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان عالیٰ حمد

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یا وری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ مونہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پرور ہے
تصدق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طوافِ خانہ کعبہ عجبِ دلچسپِ منظر ہے
خدا کی شان یہِ لب اور بوسہ سنگِ اسود کا
ہمارا مونہ اور اس قابلِ عطا نے ربِ اکبر ہے
جو ہبیت سے رُکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھرِ حُمَن کا گھر ہے
یہ زم زم اس لیے ہے جس لیے اس کو پیئے کوئی
ای زم زم میں جنت ہے ای زم زم میں کوثر ہے
شفاء کیوں کرنے پائیں نیم جاں زہرِ معاصی کے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاقِ اکبر ہے
نہیں کچھ جمعہ پر موقوفِ افضل و کرمِ ان کے
جو وہ مقبول فرمائیں تو ہر حج حج اکبر ہے
حسن حج کر لیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیاء پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
جَمِيعُ حَمْيَرٍ كَالْجَمِيعِ فَهُوَ كَهُنُون

آغا زِ ختنگو

ایڈیٹر

مايوی سے بچنے کا طریقہ:
 جادو، کسی نے سفلی اور کسی نے نظر بد بتائی لیکن کوئی صحیح علاج نہ یہ بڑا ہم موضوع ہے اور آج کل اکثر حضرات مايوی کا شکار کر سکا۔ اب میں بالکل مايوس ہو چکا ہوں میں کروڑ پتی آدمی ہیں۔ انسان کی زندگی میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں کبھی غم تھا اور اب پیسہ پیسہ کو محتاج ہو چکا ہوں۔ ساری چیزیں بک ہے تو کبھی خوشی ہے، کبھی راحت ہے تو کبھی پریشانی ہے، کبھی چکی ہیں، کار و بار تباہ ہو چکا ہے، لاکھوں کا قرضہ ہے، اس کے تنگدستی ہے تو کبھی خوشحالی ہے۔ یہ تمام چیزیں زندگی کے ساتھ اترنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اب تو نماز پڑھنے کو بھی دل ہیں لیکن انسان کی کیفیت یہ ہے کہ جب وہ خوشحال ہوتا ہے تو میں ناگ ٹوٹ گئی اور وہ مغذور ہو کر بیٹھا ہے، اس کی ذمہ شکر ادا نہیں کرتا اور جب ذرا سی پریشانی آئے تو فوراً واویلا کرنا شروع کر دیتا ہے اور اگر یہ پریشانی کے دن زیادہ ہو جائیں تو داری میرے اوپر ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ دو گھروں کی ذمہ مايوی کی باتیں کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں دیکھا جائے تو راحت و آسانی کے دن زیادہ ہوتے ہیں جب کہ پریشانی ہو گی۔ جو صورت حال ہم نے آپ کے سامنے بیان کی وہ یقیناً کے دن کم ہوتے ہیں لیکن پریشانی کا ایک دن خوشحالی کے ایسی ہے کہ کسی بھی انسان کے ساتھ یہ معاملات پیش آئیں تو ۱۰۰ انوں پر بھاری ہوتا ہے۔ اسی لیے انسان واویلا شروع کر پریشان اور مايوس ہو گا۔

اب آئیے ذرا غور کریں کہ ہم پر یہ پریشانیاں اور مشکلات دیتا ہے اور بعض اوقات پے در پے پریشانیوں اور حادثات کی کیوں آتی ہیں اور ہمیں ایسے موقع پر مايوی سے کس طرح بچنا وجہ سے مايوی کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ میں بہت سے چاہیے۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: عاملوں، پیروں اور عالموں کے پاس سے ہو کر آیا ہوں کسی نے لَا يُكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی جان کو اتنی تکلیف نہیں دیتا جس کے اب آئیے ان عوامل پر غور کریں جن کی وجہ سے پریشانیاں آتی اٹھانے کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔ (پارہ: ۲ سورہ بقرہ آیت: ۲۸۹)

اس سے یہ پتا چلا کہ انسان پر جو مصیبتیں پریشانیاں اور مشکلات میں تکبر ہو، اس کی پکڑ کی وجہ سے بھی پریشانیاں آتی ہیں یعنی ہی ہوتی ہیں جنہیں انسان برداشت کر سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ پریشانیاں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہی آسانی پیدا فرمادیتا ہے کیونکہ اس کا ارشاد ہے:

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

ترجمہ: بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔
(پارہ: ۲۰ سورہ نہر ح آیت: ۱۱)

یہ نہیں فرمایا کہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہے بلکہ فرمایا: ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے یعنی جیسے ہی پریشانی آئی اس کے ساتھ ہی آسانی بھی آئے گی، اس لیے انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔
قرآنِ کریم میں خالقِ کائنات ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

ترجمہ: اور تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔
اور دوسرے مقام پر فرمایا:

وَرَحْمَتِي وَسَعَتْ كُلَّ شَفَىٰ

ترجمہ: میری رحمت ہر شے سے زیادہ وسیع ہے۔
(پارہ: ۴ سورہ اعراف آیت: ۱۵۶)

ان آیات پینات سے معلوم ہوا کہ انسان کتنا ہی پریشان کیوں نا قبضہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو ان کے شرعی حق سے محروم ہو لیکن کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔
کر دیتے ہیں، اس طرح کرنے سے خود بھی پریشان رہتے ہیں

تعالیٰ مایوسی کی کیفیت دور ہو گی۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ اور دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہیں۔

۵) ناجائز طریقے سے پیسہ کمانے کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں پیدا ہو گا اور انسان کا میابی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ جو لوگ ناجائز طریقے سے پیسہ کماتے ہیں وہ لکھ پتی ہونے ۳) اللہ الصمد:

کے باوجود پریشان رہتے ہیں کیونکہ ناجائز اور حرام پیسہ جب آتا ہے تو اپنے ساتھ پریشانیاں، مصائب، مصائب و آلام بے برکتی، بے چینی اور بے قراری لے کر آتا ہے۔ اس کے عکس اگر پڑھا جائے تو ۰۳ دون میں سوا لاکھ مکمل ہو جائے گا۔

ہر روز بعد نماز فجر یا عشاء اگر ۱۲۵ مرتبہ اللہ الصمد پڑھا جائے تورزق و روزگار کے لیے بہترین وظیفہ ہے۔ اس طریقے سے آج کیفیت یہ ہے کہ رزق کی تلاش میں ہم لوگ رزاق کو بھول چکے ہیں۔ جب کہ وعدہ رزق کا اُسی نے فرمایا ہے، اگر صدق دل کے ساتھ اس وظیفے کو معمول بنالیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اور خرج صحیح ہو تو وہ کامیاب ہے۔

مایوسی سے بچنے کے طریقے:
۱) پانچ وقت نماز:

مایوسی سے بچنے کا سب سے پہلا طریقہ پانچ وقت پابندی سے نماز ادا کی جائے۔ جو شخص پانچوں وقت پابندی سے نماز پڑھتا ہے اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے تو وہ کبھی بھی مایوس نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے بھر پور رزق عطا فرماتا ہے۔

۲) ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ استغفار:
مایوسی سے بچنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھئے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ

اول آخر درود شریف گیارہ مرتبہ، اس طرح پورے دن میں ۵۰۰ مرتبہ استغفار ہو جائے گی۔ عمل کرنے سے ان شاء اللہ



درس قرآن

حضرت علامہ ابو الحنفی سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر:

پارہ نمبر: سورۃ الہائیۃ آیت نمبر: ۵۰ تا ۵۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا
وَأَنْ أَحْكُمْ بَيْنَهُمْ إِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ
ان آیات کے تمام خطبات حضور جان عالم سلسلہ ائمماں سے ہیں یا
مسلمان حکام سے ہیں یعنی حضور اکرم ﷺ پر اہل کتاب کا
..... فیصلہ کرنا ضروری نہ تھا۔
وَأَنْ أَحْكُمْ بَيْنَهُمْ إِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَأَخْذُ
ہمُّ أَنْ يَقْتُلُوكُمْ عَنْ بَعْضٍ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ فَإِنْ تَوْلُوا
فَأَعْلَمُ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضٍ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا
..... وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
قِمَنَ النَّاسِ لِفَسِقُونَ أَنْكِمَ الْجِهِلَةُ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنَ مِنْ
کرویکہ اسلامی احکام کی روشنی میں فیصلہ کرو۔
اللَّهُ حُكْمُ الْقَوْمِ إِنَّمَا يُوقِنُونَ.

ترجمہ:

اور یہ کہ حکم کرو ان میں اس سے جو اللہ نے اتارا اور نہ پیروی
..... حذر سے مراد احتیاط کرنا ہے بعض سے مراد وہ خاص قتل کا
کروان کی خواہشوں کی اور ان سے بچتے رہو کہ کہیں تمہیں فتنہ
فیصلہ کرنا ہے۔

میں نہ ڈال دیں، کسی حکم سے جو اتارا اللہ نے تمہاری طرف تو
..... فیان تولوا.....
اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے یہ کہ پہنچے انہیں بوجہ
بعض گناہوں کے سزا اور بے شک بہت لوگوں میں سے فاسق
تھے وہ اگر حق فیصلہ سے منہ پھیریں اور اسے قبول نہ کریں۔

ہیں، تو کیا حکم جاہلیت کا چاہتے ہو اور کون ہے بہتر اللہ سے حکم
..... فَاعْلَمَ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضٍ
دینیاوی سزا یعنی ان کا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونا، ان پر
دینے میں یقین کرنے والوں کے لیے۔

جزیہ مقرر ہونا، جلاوطن ہونا وغیرہ۔
 ۱۳۰
 ہم میں سے کوئی بنی قریظہ کا آدمی مار دے تو وہ ہم سے
 ڈٹوپھُم سے مراد ظلم کرنے کی سزا اور آخرت میں بقیہ سزا دینا و سق کھجور و صول کرتے ہیں۔ آپ اس کا فیصلہ ہمارے حق میں
 ان میں سے اکثر کافر ہیں، فاسقوں سے مراد کفر ہے مگر بعض فرمادیں، ہم سب ایمان لانے کے لیے تیار ہیں۔ حضور ﷺ کی تائید میں یہ آیت و
 نزدیکی نے انکار فرمادیا۔ حضور نبی برحق ﷺ کی تائید میں یہ آیت و
 آنِ الحکمُ بَيْنَهُمْ نازل ہوئی۔ (خازن روح المعانی)

النَّايسِ سے مراد تمام انسان مراد ہیں۔
 آفَحُكْمَ الْجَهْلِيَّةِ يَعْلَمُونَ
 جب حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ میں بنی قریظہ اور بنی نصیر کے
 قتل کا مقدمہ پیش ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں حکم دیتا
 اس سے مراد زمانہ فطرت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
 سے ۷۵ سال رہا، اس کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے تشریف لائے
 ہوں کہ قریظی اور نصیری دونوں کا خون برابر ہے کسی کو
 دوسرے پر فضیلت نہیں۔ خون کا حکم تمام قوموں پر برابر ہے“
 ان آیات میں عامہ مؤمنین کو استقامت علی الدین کی تعلیم دی
 ہے اور حضور انور ﷺ کو حکم کہ کوئی قبیلہ والا کسی قبیلے کے معاملہ
 دو قریظی قتل کیے جاتے ہیں، آپ ﷺ اس رواج کے مطابق
 فیصلہ فرمائیے۔ تب آفَحُكْمَ الْجَهْلِيَّةِ نازل ہوئی۔ (روح المعانی)
 یہ سن کر قریظی بہت براہم ہوئے اور کہنے لگے: ہم آپ کا فیصلہ
 نہیں مانتے، آپ ﷺ (معاذ اللہ) ہمیں ذلیل کرنے کی نیت
 میں آپ ﷺ سے خلاف ما انزل الله آکر حکم چاہے تو ہرگز
 منظور نہ فرمائیں۔

شانِ نزول:
 شانِ نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ قبیلہ بنی نصیر اور بنی قریظہ
 سے ایسا فیصلہ دیتے ہیں، آپ ہمارے دشمن ہیں۔ اس پر یہ
 دونوں یہودی تھے ان میں باہم جنگ و جدال رہتی تھی۔ جب
 حضور سید المرسلین ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دونوں قبیلے
 میں جو بیان ہے اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ یہود و
 نصاریٰ سے ہر مسلمان کو محترم اور مجتنب رہنا چاہیے۔ ان سے
 ہم دونوں ایک برا دری ہیں۔ ایک جدی خاندان ہیں ایک
 دوستی اور موالات، ان کی مدد کرنا، ان کے ساتھ روابط، محبت و
 دین رکھتے ہیں، ایک کتاب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی تورات کو
 وداد برنا اسلام میں ممنوع ہے۔ اس کا شانِ نزول کسی خاص
 ہم دونوں مانتے ہیں لیکن اگر بنی نصیر ہم میں سے کسی کو قتل
 واقعہ کے ساتھ وابستہ ضرور ہے، مگر یہ اصول ہے کہ مورد خاص
 کریں تو اس کا خون بہا ہمیں ۷۰۷ و سق کھجور دیتے ہیں اور اگر ہونے سے حکم خاص نہیں ہوتا، جب تک مخصوص موجود نہ ہو۔



دریں حدیث



حضرت علام مولانا مفتی احمد بار خان نعیم اشرف ﷺ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ أَبْنَاءُ عَبَّاسٍ كَيْدَرْجَةٍ إِذَا أَتَى أَحَدًا كُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلَيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوًّا.

حدیث ان شاء اللہ کھانوں کے باب میں بیان کریں گے (۲)

شرح:

(رواہ مسلم)

(۱) یہ بھی سنت مسحیہ ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہر بار غسل کرے لیکن فقط وضو بھی جائز اور بلا وضو بھی درست۔ پیچ میں طہارت سے لذت، صحت، قوت سب کچھ حاصل ہوتی ہے۔

(۲) یعنی چند بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور سب سے آخر میں غسل فرماتے۔ ظاہر یہ ہے کہ درمیان میں وضو فرماتے ہوں گے۔ خیال رہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ازواج

روایت ہے حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں حضرت خدیجہ، عائشہ، حفصہ، ام حبیبہ، ام سلمہ، سودہ، زینب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو پیچ میں وضو کرے (۱) (مسلم) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ نبی کریم ﷺ کو ۳۰۰ جنتیوں کی طاقت ایک غسل سے اپنی ساری بیویوں پر دورہ فرماتے تھے۔ (۲)

سید عالم ﷺ میں ۳۰۰۰ مردوں کی طاقت تھی، نیز آپ ﷺ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کے ذمہ بیویوں کے درمیان عدل واجب نہ تھا، اپنی طرف

وَعَنْ أَنَّى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوُفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. (رواہ مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَخْيَاهِهِ. (رواہ مسلم) وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدُ كُرُاثَةٍ فِي كِتَابِ الْأَظْعَمَةِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ترجمہ:

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو پیچ میں وضو کرے (۱) (مسلم) میمونہ، ام ماسکین، جویریہ، صفیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ جن میں

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ نبی کریم ﷺ کو ۳۰۰ جنتیوں کی طاقت ایک غسل سے اپنی ساری بیویوں پر دورہ فرماتے تھے۔ (۲)

(مسلم)

حضرت فخر المشائخ مدحہ العالیٰ کے عطا کردہ

ماہِ شعبان کے خصوصی وظائف

پہلا عشرہ: شعبانِ المعظم کی پہلی تاریخ سے ۱۰ تاریخ تک

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
ہر نماز کے بعد ۱۰۰ امرتبہ یہ آیت پڑھیں اور اول آخر درود شریف امرتبہ۔

دوسرਾ عشرہ: شعبانِ المعظم کی ۱۱ تاریخ سے ۲۰ تاریخ تک

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّيْ وَمَنْ كُلِّ دُنْيٍ وَآتُوْبُ إِلَيْهِ
ہر نماز کے بعد ۱۰۰ امرتبہ پڑھیں اور اول آخر درود شریف ۱۱
مرتبہ اس طرح پورے دن میں ۵۰۰ مرتبہ ہو جائے گا۔ اگر کوئی
لی ایک ہی نشت ۵۰۰ مرتبہ پڑھنا چاہے تو فخر یا عشاء کے
بعد پڑھ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ شعبان کی پندرہویں شب یعنی شب برأت
میں ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھیں اور پھر سجدے میں سر کر کر
دعا کریں۔ اگر ممکن ہو تو شب برأت میں ۱۰۰ انفل پڑھیں ہر
کوت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں
آخری عشرہ: شعبانِ المعظم کی ۲۱ سے ۳۰ تک

رَبَّنَا اتَّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ہر نماز کے بعد ۱۰۰ امرتبہ پڑھیں۔ اول آخر درود شریف ۱۱
مرتبہ۔

سے عدل فرماتے تھے اسی لیے ایک شب میں تمام ازواج کے
پاس تشریف لے گئے، ورنہ ہم کو ایک کی باری میں دوسری کے
پاس جانا درست نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ حضور ﷺ باری والی
کی اجازت سے عمل فرماتے ہوں گے مگر یہ درست نہیں۔

(از مرقاۃ وغیرہ)

(۳) یعنی جنابت وطہارت ہر حال میں زبانِ شریف سے کلمہ
طیبہ اور تمام وظائف وغیرہ پڑھا کرتے تھے کیونکہ جنابت میں
صرف تلاوت قرآن حرام ہے۔

لطیفہ: مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جنابت میں درود
شریف سے حضور انور ﷺ کے نام کی بے ادبی ہو گئی، میں نے
جواب دیا کہ اگر سمندر میں گندہ آدمی نہا لے تو گندہ پاک
ہو جاتا ہے سمندر ناپاک نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ کا نام
پاک سمندر ہے ہم گندے ہیں، نیز جو عورتیں حیض و نفاس کی
حال میں مرتی ہیں انہیں مرتبے وقت کلمہ اور درود کی بلاشبہ
اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ذکر
ربانی جھری کرتے تھے جب ہی تو آپ سنتی تھیں۔ خیال رہے
کہ حضرات قادریہ و چشتیہ وغیرہم کے ہاں ذکر بالجھر افضل ہے
ان کا مأخذ یہ حدیث بھی ہو سکتی ہے۔

(۴) یعنی مصائیج میں وہ حدیث اسی مقام پر تھی مگر صاحب
مشکوہ نے اسے مناسبت کی وجہ سے وہاں ذکر کیا جس میں
فرمایا گیا کہ حضور سید عالم ﷺ نے بغیر وضو کیے کھانا تناول
فرمایا۔

گوشۂ سیرت

حُبِّ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَيَّتُ



صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

وہ خوبی جو اس امت کے دور زوال میں یعنی آج بھی پوری علیہ اصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ: اے اللہ طرح موجود ہے، وہ ہے محبت رسول اللہ ﷺ۔ یہ محبت اس کے پیغمبر! قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ تو حضور اکرم ﷺ کے پیغمبر! قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس امت کا سرمایہ حیات ہے اور شاید امت مسلمہ میں زندگی کی جو مرق باقی ہے وہ بھی اسی کے دم سے ہے۔ صحابہ کرام رضوان نے عرض کیا کہ: تیاری تو کوئی خاص نہیں ہے بس اللہ سے اور اللہ تعالیٰ علیہم السلام اجمعین سے لے کر آج تک اس امت کے ہر اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے، تو سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ”تم قیامت میں انہیں کے ساتھ ہو گے جن سے تمہیں محبت چھوٹے بڑے گروہ نے اگر کبھی کسی چیز پر مصالحت نہیں کی تو وہ صرف اور صرف محبت رسول ﷺ ہے اور اس کی وجہ محس نسلی یا تاریخی تسلسل نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی مضبوط پشت پناہی ہے۔ مسلمانوں کے لیے سارے انبیاء کی محبت محس عقیدت نہیں بلکہ ایمان کا حصہ ہے اور یہی ”محبت“ ایمان کی سچائی کے رکھتا ہوں اور ابو بکر اور عمر سے اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ملوں گا اگرچہ ان کی طرح عمل میں نہ نہیں کیئے۔ مسلمان اس بات سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت ہی ان کے لیے آخرت کا زادِ راہ ہے۔ اسی کی بدولت وہ نعمتوں والی جنت میں پہنچیں گے اور

یہی وہ چیز ہے جو ان کو حضور ﷺ کی صحبت اور پڑوس نصیب کرے گی۔ اس لیے وہ اس سے کیسے دستبردار ہو سکتے ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول ﷺ کے یہ امت بھی بے جان

لا شہ بن جائے گی۔ یہ بات کوئی راز نہیں، مغرب اس سے کے نام پر پیغام پہنچانا چاہیے۔ مقدس ہستیوں کی تذلیل تو ان پوری طرح آگاہ ہے اسی لیے صدیوں سے وہ اس بات کے کی اپنی مذہبی کتابوں میں بھی موجود ہے تو فلمیں اور کارٹون لیے کوشش ہے کہ ”روح محمد ﷺ“ کو اس فاقہ کش کے بدن ان کے لیے کون سی نئی بات ہے۔ حفظ مراتب تو ہماری سے نکال دیا جائے۔ اس کوشش میں مغرب کو اگرچہ بعض تہذیب کا خاصہ ہے۔ حفظ مراتب بکھرنے سے پوری طرح دانشوروں کی صورت میں چند انفرادی کامیابیاں تو ملی ہیں مگر اسلامی تہذیب بکھر کے رہ جاتی ہے اس لیے ہمیں ہر حال میں تاریخ کے کسی بھی دور میں اُسے کوئی اجتماعی کامیابی حاصل نہیں اس کا دفاع کرنا ہے مگر حکمت عملی اور بصیرت کے ساتھ۔ ہو سکی۔ اب پچھلے کچھ عرصہ سے طاقت کے نئے میں مخمور مغرب بہترین جریل وہی ہوتا ہے جو کم سے کم نقصان میں زیادہ سے کے بعض شرپند عناصر تو ہیں وہ تذلیل کے اوچھے ہتھکنڈوں پر زیادہ فتح حاصل کرے نہ کہ وہ ساری فوج گنوں ابیٹھے اور تھوڑی اتر آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ مسلمان اینٹ کا جواب فتح پر اتراتا پھرے۔

جب کوئی کسی کو گالی دیتا ہے تو اس کی چارو جوہات ہو سکتی ہیں:

۱) گالی دینے والا ناراض ہے اور اپنے غصے کا اظہار کرنا چاہتا چھوڑتے ہیں اس لیے دیوار سے سر نکل کر خود ہی زخمی ہو کے بیٹھ جائیں گے۔

اس لیے ان سطور کے قارئین سے ہماری گزارش ہے کہ اپنے ہے۔

دوست احباب، اہل و عیال اور ملنے جلنے والوں تک اس پیغام ۲) ذہنی معذور اور نفیاتی مرض ہے۔

کو پہنچائیں کہ مغرب کے خلاف احتجاج کی بہترین صورت ۳) گالی دینا اس کی عادت اور کلپچر کا حصہ ہے

محبت رسول ﷺ سے عملی وابستگی ہے تاکہ مغرب کے یہ بد ۴) یا وہ مخاطب کی عظمت اور خیر خواہی سے آگاہ نہیں ہے اور باطن اپنا سامنہ لے کر رہ جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کو غلطی سے اپنا شمن سمجھ بیٹھا ہے۔

پر امن احتجاج کے ذریعے مغرب کے متوازن ذہن اور زندہ فرانسیسی خاکوں کے پس منظر میں دیکھا جائے تو بیک وقت یہ ضمیر پہ متواتر تک دیتے رہنا چاہیے کہ آزادی اظہار کے نام چاروں وجوہات کسی نہ کسی رنگ میں موجود نظر آتی ہیں لیکن ہمارے خیال میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے جو ہم نے چوتھے پر گالی دینا اور کسی کے ماں باپ کو برا بھلا کہنا انصاف کے کسی بھی پیمانے کی رو سے جائز نہیں۔ یاد رکھیے کہ انسانی قدروں نمبر پر بیان کی ہے۔ یہ لوگ اس بات سے آگاہ ہی نہیں کہ کے نام پر مغرب میں بات آج بھی سنی جاتی ہے اس لیے ہمیں ”محمد ﷺ“ ان کے کتنے بڑے محسن اور خیر خواہ ہیں۔ اگر وہ ان کو ان کی اپنی اصطلاحات یعنی امن، انصاف اور انسانیت اس بات سے آگاہ ہوتے تو یقیناً یہ حرکت کبھی نہ کرتے۔ اس

حضرت فخر المشائخ مظلہ العالیٰ کے عطا کردہ

ماہِ رمضان کے خصوصی وظائف

پہلا عشرہ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيْمِ وَسُبْحَانَهُ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ۔ ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ پڑھیں اول آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ۔ اس طرح پورے دن میں ایک ہزار مرتبہ ہو جائے گا اگر کوئی ایک نشست میں پڑھنا چاہے تو فجر یا عشاء میں پڑھ سکتا ہے۔

دوسراعشرہ: رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُو نَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ۔ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ صیص اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ۔

آخری عشرہ: سورہ قدر: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُكَمِّلًا
سورت ہر نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ پڑھیں۔ اول آخر درود شریف
۱۱ مرتبہ۔ شب قدر میں یہی سورت ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اول آخر درود شریف
آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ اس کے علاوہ تراویح والی تسبیح۔

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوت... (إلى آخر)

کامل تسبیح ۱۰۰ امر تبہ ہر شپ قدر میں پڑھیں۔ اول آخر درود شریف ۱۱ امر تبہ یہ تسبیح نہایت مجرب و مقبول ہے اور اسے پڑھنے والا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو جاتا ہے

لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مسلمان عالمی سطح پر حضور خاتم النبیین ﷺ کے تعارف کی بھرپور مہم پوری عالمی قوت کے سامنے چلا گئیں تاکہ سنجیدہ ذہن متوجہ ہو اور علمی سے پیدا ہونے والا بعض اور کینہ دُور ہو۔ البتہ خبث باطن، کلچرل رذالت اور ذہنی شرارت کے حامل حضرات طاقت کی زبان ہی سمجھتے ہیں لیکن اس کے لیے اس وقت کا انتظار کرنا ہی حکمت عملی کا تقاضا ہے کہ جب ہم اتنی طاقت حاصل کر لیں جو ان کو ہلا کر رکھ دے ورنہ ہم پتھر مار کر گولیاں کھاتے رہیں گے اور پٹا خ چلا کر بموں کا تحفہ حاصل کرتے رہیں گے لیکن بہر حال یہ حقیقت ہے کہ اس خبث باطن، کلچرل رذالت اور ذہنی شرارت کے حامل مغرب میں آج بھی تھوڑے ہیں اکثریت عقل اور دلیل کی زبان سمجھتی اور مانتی ہے بشرطیکہ کوئی ان کو ان کی سطح پر جا کر سمجھا سکے اور منوا سکے کہ ”محمد ﷺ“ ان کے کتنے بڑے خیر خواہ ہیں۔ اسی لیے آج ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ سیرت رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کو اپنے عمل سے آگے بڑھانے کی کوشش کرے اور ”حَبْ نَبِيٌّ ﷺ“ کو عام کرے۔



اک مقدس سفر



جس کا ذکر خدا کے کلام پاک میں آیا ہے...

◆ حضرت علامہ مولانا سید سعادت علی قادری علیہ الرحمہ

سفر معراج حضور خاتم النبیین ﷺ کا ایسا خاص مججزہ ہے جس شمار کر لینا ممکن نہیں۔

سے نہ صرف آپ ﷺ کی عظمت و فضیلت اُجاگر ہوئی بلکہ یہ سفر نامہ قرآن کریم کی جن آیات میں محفوظ ہے وہ آیات اور امت مسلمہ کے ہر فرد کے لیے یہ مججزہ نشان عظمت بنا۔ اس کا اس کا ترجمہ یہ ہے:

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَّ كُنَّا حَوْلَهُ لِتُرْبِيَةٍ مِنْ أَيْتَنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد
منکر بلاشبہ اپنے آپ کو اس عظمت سے محروم کرتا ہے جو اس کی تصدیق کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کو نصیب ہوتی ہے، دنیا میں بے شمار سفر نامے موجود ہیں جس کو مسافروں نے لکھا یا لکھوا یا، یہ سفر نامے موجود ہیں جس کو مسافروں نے لکھا یا لکھوا یا، یہ سفر نامے چاہے کتنے ہی مستند اور قابل اعتماد صحیح ہو۔ لیکن سفر معراج کا یہ اہم ترین اور انوکھا پہلو ہے کہ اس کو محرک سفر خدا یے وحدۃ لاشریک نے اپنی اسی کتاب

(پارہ: ۱۵، سورہ ڈبی اسرائیل، آیت نمبر: ۱)

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى عَلَيْهِ شَدِيدُ الْقُوَى ذُو مَرَّةٍ فَاسْتَوَى حَصَى كَخْتَمْ هُوَ جَانِي يَا اس میں روبدل کا امکان ہے، یہی وجہ وَ هُوَ بِالْأَفْعَى الْأَغْلِي ثُمَّ دَنَّا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى كَسَى بَيْانِ پَرْشَك وَشَبَک کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی اس کے کسی حصے کے ختم ہو جانے یا اس میں روبدل کا امکان ہے، یہی وجہ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى أَفَتُهْرُونَهُ عَلَى مَا ہے کہ آج تک سفر معراج کا تحریری و تقریری مذکورہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ گزرے شب و روز کی تعداد و تاریخ بتائی جاسکتی ہے لیکن اس سفر نامے کو بیان کرنے الْهَوَى إِذْ يَغْشَى الْبَسْدَرَةَ مَا يَغْشَى مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا ظَغَى لَقَدْ واں زبانوں اور تحریر کرنے والے قلموں، مذاکروں اور مضامین کو رَأَى مِنْ أَيْتَ رَبِّهِ الْكُنْزِی

۲) اُس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم! جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی سے منور ہو سکے۔

بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جوانہیں کی جاتی ہے، انہیں سکھایا ساخت قوتوں والے طاقتوں نے، پھر اس وجہ لاشریک کسی کام کے نہ کر سکنے کے عیب سے پاک، ایسا جلوے نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا، پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس ناممکن جانے ان کا وجود میں لے آنا بھی بلاشبہ اس کے "اثارة" جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی "گن" کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ پس ایسے قادر مطلق خدا نے اپنے اس محبوب ﷺ کو اپنی کائنات کی سیر کرائی، جو صفاتِ باری تعالیٰ کم، اب وحی فرمائی اب بندے کو جو وحی فرمائی، دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا، تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑیتے ہو؟ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا سدرۃ المنتہی کے پاس، اس کے پاس جنت الماوی ہے، جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھار ہاتھا، آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

(پارہ: ۲، سورۃ النجم، آیت نمبر: ۱)

یہ دونوں آیتیں اپنے الفاظ کے اعتبار سے نہایت مختصر ہیں لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ ان مختصر الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے سفر کو پوری جامعیت کے ساتھ بیان کر دیا اور اپنی قوت و قدرت اور اپنے محبوب کی صلاحیت و حیثیت کو بھی واضح فرمادیا تاکہ اس مقدس سفر کو پڑھنے والا سفر کی تجربہ کرنے کی کیا وجہ ہے، لے جانے والے کی قدرت اور منزاوں، اس کے ابتداء و انتہاء اور وقت کی قلت کو پڑھ کر حیرت زده ہو کر نہ رہ جائے بلکہ لے جانے والے کی صلاحیت معمولی بات ہے۔

اور حیثیت کو جان کر اس کے لیے اس مبارک سفر پر ایمان لے اس سفر میں بہت کم وقت صرف ہوا یعنی رات کا تھوڑا سا حصہ

سفر کی ابتداء مسجد حرام خانہ کعبہ سے ہوئی۔ اس کی پہلی منزل لیکن حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس ارض سفر کی آخری منزل مسجد قصیٰ ہے، جہاں سے خدا کے اس حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر، حضرت انس نور نے اپنے جسم ظاہر کے ساتھ علم انوار کی طرف عروج فرمایا حضرت بریدہ، حضرت صہیب، حضرت ابو ذر، حضرت ام سلمہ اور آسانوں کی سیر کرتا اس کے انتہائی کنارے گزرتا ہوا سدرۃ حضرت اسمابنت ابی بکر، حضرت ام ہانی، حضرت عائشہ، حضرت امتنہٰ پہنچا، جو تجلیاتِ باری تعالیٰ کا ایسا مرکز ہے کہ جہاں ابوسعید خدری رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت جبراًئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کو بھی آگے بڑھنے کی اجازت نہیں لیکن اللہ کے مہماں خصوصی سدرۃ المنشی ذرائع سے ہم تک پہنچے اور خوش قسمتی ہم سامنی ترقی کے اس سے آگے بڑھ کر قریبِ خاص کی انتہاء سے حد میں داخل ہوئے انتہائی دور سے گزر رہے ہیں کہ اب سفرِ معراج کو عقلائی سمجھ لینا حتیٰ کہ عبد و معبود میں صرف حدِ ادب باقی رہی، جو قوسمیں یا اس بھی دشوار نہ رہا لیکن ایک مستند واقعہ ہونے یا معيارِ عقل پر پورا سے بھی کم تھی۔ اس مقربِ خاص میں رب نے جو چاہا اپنے اتر آنے کے سبب اس کا یقین کر لینا اور اس پر ایمان لے آنا بندے کو دیا۔ اس کی تفصیلات جاننے کے لیے صلاحیت عام کمال نہیں، مسلمان کا کمال تو صدیق اکبر امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح تسلیم کر لینا ہے اور وہ مسلمان یقیناً انسانوں میں نہیں بس عام انسانوں کی معراج تو یہی ہے کہ صاحبِ معراج ﷺ کے بتائے ہوئے سفر نامے کو دل کی قابل مبارکباد ہے جس نے مجذہِ معراج کا یقین اول و بله میں گھرائیوں سے تسلیم کر دیں۔

یہ سفر بلا مقصد نہ تھا بلکہ خالق کائنات اپنی کائنات کا معاشرہ اور ہی پر اطف اور ایمان کو بڑھانے کا ذریعہ ہے لیکن یہاں میں اپنی قدرتِ کاملہ کے دلائل کا مشاہدہ کرانا چاہتا تھا۔ جس کے لیے اس نے اپنے بندوں میں سے صرف نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو منتخب فرمایا۔ ان میں پیدائشی طور پر ایسی صلاحیتیں رکھیں جن سے ان کے لیے ان آیات کا مشاہدہ ہل ہو۔ سفرِ معراج کی تفصیلات احادیث کی تقریباً تمام کتابوں تلقید کرنے والوں کی ایک مثالیٰ قوم تھے۔

جس کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اس لیے پیش کیا گیا کہ آپ میں موجود ہیں اور جن جلیل القدر صحابے نے ان احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

ایمان رکھنے والوں اور جشنِ معراج منانے والوں کو ان بدترین و حفاظت کے لیے وقت، دولت اور سب کچھ قربان کر دینے عادتوں سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔

(۲) حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے اس سفر میں آسانی سے زیادہ ہو جاتا ہے اور دنیا میں اس کو بغیر حساب اور ایک شخص کو دیکھا وہ پتھر کے لقے بنائے کارکھار باتھا۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ سودخور ہے جو اپنی سزا بھگت رہا ہے۔

یہ یقیناً ان لوگوں کے لیے مثالی شخص تھا جو اس فانی دنیا میں سود کی حرام دولت سے اپنے پیٹ کی آگ کو بھجا کر بظاہر مطمئن نظر آتے ہیں لیکن صاحبِ معراج ﷺ سے یہ واقعہ سن لینے کے بعد انہیں خوفِ خدا سے کانپ جانا چاہیے اور عالم برزخ میں پتھروں کو نگنے کی سزا سے بچنے کے لیے ان لذیذ اور مرغنا غذاوں سے آج ہی توبہ کر لینی چاہیے۔ جس کو وہ سود کی دولت سے حاصل کرتے ہیں۔ خدا کرے عقیدت و محبت سے جشنِ معراج منانے والی قوم سودخوری کی لعنت کو اپنے معاشرے سے مٹانے کا عزم کرے۔

قبستان جاناسنت

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”ایک رات میں نے حضور اقدس ﷺ کو نہ پا یا۔ میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی تو آپ مجھے ”جنتِ ابیق“ میں مل گئے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات آسمانِ دنیا پر تحلی فرماتا ہے، پس قبیلہ بنی گلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔“ (ترمذی ج: ۲، ص: ۱۸۳، حدیث: ۴۹)

معلوم ہوا کہ شبِ برأت میں عبادت کرنا، قبرستانِ جانا

سنن ہے۔ (مراۃ المناجیح ج: ۲، ص: ۲۰۰)

نفس کو برا یوں سے بچا کر نیکیوں کا عادی بنا لینا دنیا کی اشاعت

اعمال شب برأت



حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ



حضور سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو کوئی اس رات پھیرے اور ہر ۲ رکعت کے بعد سورہ یسین ایک مرتبہ یا سورہ (یعنی شب برأت) میں ۱۰۰ رکعت نفل پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس اخلاص یعنی قل هو اللہ مرتبہ پڑھے، پہلی دور کعت میں کے پاس ۱۰۰ افرشتوں کو بھیجے گا۔ جنت کی خوشخبری سنائیں درازی عمر بالخیر کی نیت کرے۔ دوسری دور کعت میں رزق کی گے، ۳۰ دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، ۳۰ دنیا کی کشادگی کے لیے، تیسرا دور کعت میں دفع بلا کی نیت سے آفتیں دور کریں گے اور ۱۰۰ افرشته شیطان کے مکروہ فریب پڑھے۔

صلوٰۃ الخیر:

سے بچائیں گے۔ (صاوی، تفسیر کبیر)

اس سے معلوم ہوا کہ اس مبارک رات میں ۱۰۰ انفل پڑھنے کا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”میں نے حضور کتنا اجر ہے، لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس وقت اور اس رات سید عالم ﷺ کے ۳۰ صحابیوں سے روایت کیا ہے کہ اس کو غنیمت سمجھتے ہوئے ہمت کریں اور ۱۰۰ انفل ادا کریں۔ رات جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف

”جو شخص شعبان المعظم کی چودہویں تاریخ کو آفتاب ڈوبنے ۰۷ بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ہر بار ۷ حاجتیں پوری فرماتا کے قریب ۳۰ مرتبہ لا حول وال قوۃ الا بالله العلی العظیم اور

۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے اس کا نام ”صلوٰۃ الخیر“ ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۰۰ رکعتوں میں ۱۰۰۰ (ہزار) مرتبہ سورہ اخلاص (قل هو اللہ پوری سورت) ۳۰ برس کے گناہ بخش دے گا اور ۳۰ حوریں بہشت میں اس

پڑھے یعنی ۲ رکعت کی نیت باندھیں اور ہر رکعت میں ۱۰ بار کی خدمت کے لیے مقرر فرمادے گا۔“ (مفتاح الحکان) کی خدمت کے لیے مقرر فرمادے گا۔“ (مفتاح الحکان)

نوافل:

بعد نماز مغرب ۶ رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر دور کعت پر سلام ۱۰۰۰ مرتبہ ہو جائے گی۔

نفل حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ:

ہم یہاں عوامِ الناس کے فائدے کے لیے ۲ نفل بھی لکھ رہے ہیں، جو معمولات اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہیں، اگرچہ یہ نفل خاص شبِ برأت کے لیے نہیں ہیں، کسی بھی رات پڑھے جاسکتے ہیں لیکن یہاں اس لیے ذکر کر رہے ہیں کہ یہ راتِ رحمتوں اور برکتوں والی رات ہے، اس کا ہر ہر لمحہ اور ہر ساعتِ مقبولیت کی ساعت ہے۔ اس لیے اگر اس رات میں خشوع و خضوع کے ساتھ یہ نفل پڑھے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ رضی اللہ عنہ کی روح پاک کو ایصالِ ثواب کر دیں۔

مومینین کی روحون کا مطالبہ

علیحضرت امامِ اہلسنت مجدد دین ولت مولانا شاہ امام احمد

رضاخان فاضل بریلی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں:

”غَرَب“ اور ”خُواشة“ میں منقول ہے کہ مومین کی روحیں

ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)، روزِ عید،

روزِ عاشوراء اور شبِ برأت کو اپنے گھر آ کر باہر کھڑی

رہتی ہیں اور ہر روح غمناک بلند آواز سے ندا کرتی (یعنی

پاک رکھتی) ہے کہ: اے میرے گھروالو! اے میری اولاد!

اے میرے قرابت دارو! (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیت سے)

صدقہ (خیرات) کر کے ہم پر مہربانی کرو۔

(فتاویٰ رضویہ (مخرجہ) ج: ۹، ص: ۱۵۰)

اس رات کی برکت اور اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں کوئی حاجت اور کوئی سوال رکھیں فرمائے گا۔ ہم ماہنامہ ”الاشرف“ جو درگاہ عالیہ اشرفیہ (فردوں کا لونی) سے باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس میں یہ نفل لکھے چکے ہیں اور اس کو پڑھ کر اہل طریقت اور عوامِ الناس فوائد کثیرہ حاصل کر چکے ہیں اور ہمارے سلسلہ اشرفیہ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس کے فوائد کو دیکھتے ہوئے ان نوافل کو معمول بنالیا۔

۲ رکعت نفل برائے حاجت کی نیت باندھ کر پہلے شاء پھر سورہ فاتحہ اور اس کے بعد ۳ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھیں اور جب رکوع میں جائیں تو ۵۰۰ مرتبہ سبحان ربی العظیم اور سجدے میں ۵۰ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں، دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کریں۔ اس طرح ۳ سجدوں میں ۲۰۰۰ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ اور ۲ رکوع میں ۱۰۰۰ مرتبہ سبحان ربی العظیم ہو

فکر آنحضرت

صرف ایک دن کا حساب...

خو فِ خدا

◆ حضرت مولانا ابن بشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ ◆

ایک ہفتہ کا نہیں، ایک ماہ کا نہیں، ایک سال کا نہیں، پوری عمر کا ادا بیگی ہوئی؟ کیا ہم نے نماز پڑھ لی؟ اگر ماہ رمضان المبارک نہیں، صرف ایک دن کا حساب کر کے دیکھئے، کیا واقعی ہم ہے توروزہ رکھا؟ زندگی کا دن اس کے حکم کے مطابق گزارا؟ اپنا حساب عمل پیش کر کے پچ سکیں گے؟ کیا عذر کریں گے؟ حرام سے بچے؟ جھوٹ بولنے سے رُکے؟ کیا بہانہ کریں گے؟ کیا چھپائیں گے؟ اور کس سے چھپائیں گے؟ جب کہ ہمارا عقیدہ ہے اور اس پر ایمان ہے کہ پروردگار عالم علیم ہے خیر ہے اس سے کچھ چھپائیں سکتے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے، اس سے ہیرا پھیری نہیں ہو سکے گی، وہ منصف ہے انصاف کرے، گا جو کچھ کیا ہے اس کا بدلہ دے گا، ہوشیاری چالا کی، تعلقات، اثر و سوخت بیکار ہے بے سود ہے۔

اس روشنی میں اپنی زندگی سے ایک دن کا جائزہ لے لیجئے، اگر منصف ہو تو انصاف کی قیمت تو وصول نہیں کی، کوئی رشتہ داری اپنے فرائض اپنی ذمہ داریوں کے پیش نظر خود اپنا فیصلہ لے کرچے قبل اس کے کہ ہمارا حساب کتاب بارگاہ خداوندی میں پیش ہو جس کے بعد تدارک کی کوئی صورت نہیں، بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں غلطی کا کوئی مداوانہ نہیں، بھاگنے کے لیے کوئی درنہیں، چھپنے کیا یا نہیں؟ کام میں چوری تو نہیں کی؟ مال اور وقت کو ضائع تو نہیں کیا؟ جس طرح کام کرنے کا معاوضہ طے ہوا اسی طرح کے لیے کوئی گھر نہیں۔

صح سے شام تک حقوق اللہ کی کتنی نافرمانی کی؟ فرائض کی کتنی کام کیا؟

اور اگر مالک ہو تو جتنی اجرت طے کی گئی تھی اتنی ہی ادا کی؟ کسی دوسرے سفر کا آغاز کرو، سامان سفر آپ کے اعمال ہیں۔ اس کی محنت کا معاوضہ بلا وجہ تو نہیں روکا؟ کسی کو تنگ کرنے کی خاطر کے نتیجہ میں آئندہ زندگی سے دوچار ہونا ہے، وہاں کی راحت تو اس کے معاوضہ میں کٹوتی یا اور کوئی حیلہ بہانا تو نہیں کیا؟ کسی ایسی کہ دنیا کی ہر راحت پیچ، وہاں کی معمولی سی تکلیف یہاں کے معاوضہ کو اس لیے تو نہیں روکا کہ یہ کار گیر کل نہیں آئے گا؟ کی ہر ہونا کی سے زیادہ، وہاں کا ایک دن یہاں کے ایک کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ تو نہیں اٹھایا؟

اگر والدین ہو تو اولاد کی تربیت میں غفلت تو نہیں برتی۔ یاد رکھیے! لیے اٹھ سکتے ہیں، زبان استغفار کے لیے حرکت کر سکتی ہے۔ آپ کی دی ہوئی اچھی تعلیم و تربیت پر وہ جب تک عمل کرے گا ورنہ اگر خوش فہمی میں بتلا رہے، غفلت میں رہے، تو کل کس آپ نیکی میں شریک رہیں گے، اسی طرح بری تربیت میں بھی نے دیکھی ہے، کتنے نو عمر ایسے چلے گئے جو جوانی کی دہلیز تک آپ کی شرکت رہے گی۔ اگر آپ نے اس کو برائی کا خوگر بنایا تو بدله میں اور سزا میں آپ کی شرکت لازمی ہے۔

اگر اولاد ہیں تو ماں باپ کی نافرمانی تو نہیں ہو رہی؟ ان کے حقوق سے غافل تو نہیں ہو؟ ان کی دعاؤں سے محروم تو نہیں؟ کیونکہ یہ بہت بڑی بُدھتی ہے دنیا میں کامیابی اور آخرت میں سرخروئی کے لیے والدین کی دعا بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

دروود مش یعنی پڑھنے کا مہینہ

حضرت امام قسطلانی قدس سرہ نقل فرماتے ہیں کہ:

”بے شک شعبان کا مہینہ نبی پاک ﷺ پر“

دروود شریف پڑھنے کا مہینہ ہے کہ آیت

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

(پارہ: ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت نمبر: ۵۶)

اسی مہینے میں نازل ہوئی“۔

(مواهب الدنیہ، ج: ۲، ص: ۵۰۶)

زندگی کے اور بھی بہت سے شعبے ہیں صرف چند کی نشاندہی کی گئی، جن سے ہر روز واسطہ پڑتا ہے، اگر ہم ان میں سے ایک غلطی روز کر رہے ہوں تو اندازہ کیجئے ہفتہ کی سات، مہینے کی تیس اور سال کی ۳۶۵ غلطیاں، تو پھر پوری عمر کتنی؟؟؟

جب کہ کیفیت یہ ہے کہ نہ جانے کب موت آجائے، نہ عمر کی قید نہ بیماری کی ضرورت، نہ جگہ کا تعین، نہ منصب کا خیال، نہ امارت کا لحاظ، نہ اتنی مہلت کہ کسی سے کچھ کہہ دوں، نہ اتنی فرصت کہ کسی کے لیے کچھ لکھ دوں، تو بے کرنے کی تور عایت ہی ختم۔

شہزادہ غوث الورمی، شیخ العلما، آفتاپ اشرفیت شیخ طریقت

حضرت علامہ سید شاہ نعیم اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ

حضرت علامہ سید شاہ محمد احمد اشرف الجیلانی جائسی مدظلہ العالی ﴿﴾

نعم اشرف جیلانی تھے۔

خانوادہ اشرفیہ:
 تارک السلطنت، غوث العالم، محبوب یزدانی مندوم سلطان مشاہیر خانوادہ اشرفیہ:
 سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے علماء و مشائخ کی شہرت و مقبولیت نیز علمی و
 مشن کے فروع اور اپنی جانشینی کے لیے اپنے بھانجے حضرت خانوادہ اشرفیہ نے اپنے علمی روحانی
 روحانی خدمات محتاج بیان نہیں ہیں۔ پچھلی چھ صدیوں میں عبد الرزاق نور العین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا کہ اپنی
 نامور مشاہیر علماء و مشائخ کی اتنی لمبی فہرست اور عظیم کارناموں فرزندی میں لے لیا۔ حضرت نور العین علیہ الرحمہ حضرت محبوب
 سبحانی غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دسویں
 پشت میں آپ کے شہزادے حضرت سید تاج الدین ابو بکر
 عبد الرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسل سے ہیں۔ اس طرح آپ
 مشاہیر کا ذکر جمیل ملتا ہے۔ بانی ادارہ فرنگی محل حضرت مولانا
 نظام الدین فرنگی محلی کے سلسلہ اساتذہ میں حضرت مولانا سید
 نبی جیلانی اور ارادۃ اشرفی ہو کر مجمع البحرين ہو گئے۔ آپ کی
 نسل ہی ”خاندان اشرفیہ“ سے معروف ہوئی۔ جس کا سلسلہ تین
 سید باقر اشرفی جیلانی ملقب بـ فاضل جائسی نے علماء و اساتذہ
 فرزندوں سے چلا۔ (۱) حضرت سید شاہ حسن اشرفی جیلانی
 (۲) حضرت سید شاہ حسین اشرفی جیلانی (۳) حضرت سید شاہ فرمایا تھا۔ جس میں حضرت مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی کی بعض
 تحقیقات کے خلاف تحقیق فرمائی تھی جو انیسویں صدی کی
 حاجی احمد اشرفی جیلانی۔

مؤخر الذکر سے خاندان اشرفیہ جائس ہے۔ جس کے سجادہ نشین آٹھویں دہائی میں مطبوع ہوا تھا۔ حتیٰ کہ فرنگی محل کی تاسیس
 محبوب یزدانی مؤلف شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج سید شاہ سے صدیوں پیشتر شاہان شرقی کا یہ فرمان اب بھی ریکارڈ میں

ہے کہ: ”مملکت میں ایسے فتوے کو صادر نہ کیا جائے جس پر مولانا ۱۹، اپریل ۱۹۲۵ء کو اپنے نانا عارف باللہ سید شاہ علی نقی اشرف سید امین اشرف جائی کے دخڑھ اور ان کی مہر نہ ہو۔“

اشرفی حسنی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین جائیں کے گھر پیدا ہوئے علمی و روحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں اور پروان چڑھے فراغت و آسودگی کی فضاء میں پرورش ہوئی۔ حضرت کے نانا بلند پایہ اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے مخدومی مشن کو عالمگیر وسعت دی۔

جسے ان کے فرزند حضرت مولانا سید احمد اشرف جیلانی عالم نہایت متقدی اور پرہیزگار تھے۔ حضرت کی دوسری کے فضل و مکال اور ان کے جلیل القدر نواسے حضرت مولانا سید صاحبزادی سیدہ آں فاطمہ حضرت مؤلف کی والدہ تھیں جو محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوئی علیہ الرحمہ کے زور خطابت نے نہایت تقویٰ شعار، عابدہ اور زادہ تھیں۔ ان کی شادی حضرت اور فروع دیا۔ خانوادہ اشرفیہ جائیں تقریباً نصف صدی سے ہوئی جو بڑے عزالت و گمنانی میں رہاتا آنکہ سجادہ اشرفیہ رضا قیہ احمدیہ پر وہ ذات جلوہ گر ہوئی جس نے خانوادہ اشرفیہ کی شان کوئی زندگی عطا کی۔ اس شاخ کے چراغ کی ٹھہرائی لوکوتیز کیا، خاندانی وقار کو جلا بخشی، خانقاہی نظام کو برپا کیا اور محبوب یزدانی کے روحاںی و آفاقی پیغام کی اس نشرگاہ کے تاروں کو درست کیا الخصر اس صدی میں جس نے جائیں میں احیاء کا کارنامہ نہایت آئی۔ حضرت شیخ طریقت کی رسم تسمیہ خوانی آپ کے نانا شاہ علی نقی اشرفی جیلانی سجادہ نشین نے خود فرمائی اور انہوں نے او العزمی سے انجام دیا۔ وسائل کی کمی، مصائب کے ہجوم اور آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔ چھ سال کی عمر میں رہا اور جاں پر سوز رہی، جو تاریکی میں ایک منارہ نور رہا جو ناظرہ قرآن شریف ختم کیا اور اسی عمر میں نماز کا طریقہ اور متعدد چراغ سے چراغ روشن کرتا رہا۔ اس ذات گرامی کا نام نامی آیات شفا اور دعا میں یاد کرائی گئیں۔ فارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے نانا سے حاصل کی۔ فارسی کی بقیہ کتابیں حکیم احمد اشرف جائی، حکیم سید مبارک حسین اشرفی جیلانی جائی اور قاضی میر محمد جائی سے پڑھیں۔ درسِ نظامی کی تعلیم مولانا غلام مصطفیٰ شیخ طریقت سید شاہ نعیم اشرف سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائیں وارثی جائی، علامہ عبد العزیز خاں فتح پوری اور علامہ مفتی

رفاقت حسین صاحب اشرفی سے حاصل کی۔ مولانا عبدالعزیز تھے تو آپ سب سے فرماتے کہ: "میرے بعد سجادہ نشین خاں صاحب نے حضرت کو کافیہ زبانی یاد کرائی تھی۔ اس زمانہ میں آپ کو نایفائد بخار ہوا جس کے زیر اثر آپ کافیہ کی حضرت نے زیادہ تر وقت اپنے مرشد و مرتبی کے قرب میں عبارتیں پڑھنے لگے۔ والدہ صاحبہ سخت پریشان ہوئی ہیں کہ پڑھ تو رہے ہیں عربی لیکن نہ تو قرآن شریف ہے اور نہ دلائل الخیرات چنانچہ انہوں نے اپنے عم زاد حکیم مولانا سید حسن فیض بخش کے آخری ایام میں خوب خوب نوازا۔ مرشد و مرتبی اشرف کو بلا یا وہی معالج بھی تھے تو انہوں نے تسلی دی کہ یہ زیر درس کتاب ہے جسے اس کیفیت میں پڑھ رہے ہیں۔ آپ کے اکتساب علم کا نقطہ عروج اس وقت آیا جب آپ کو حضرت جمعہ کی مبارک ساعت میں حضرت کو اپنی اجازت و خلافت سید محمد محدث کچھوچھوی کی رفاقت حاصل ہوئی۔ حضرت موصوف جائی رشتے سے آپ کے ماموں اور کچھوچھوی رشتے سے خر تھے۔ حضرت خود فرماتے ہیں کہ: "رفاقت ولمند کے یہ دو سال میرے لیے نہایت گراں بھار رہے ہیں"۔

بیعت و خلافت و سجادگی:

۷۱۹۳ء میں اپنے نانا اور مرتبی سید شاہ نقی اشرف سجادہ نشین عوارف المعارف، فوائد الفواد، احیاء علوم الدین، شفاء شریف سے بیعت ہوئے۔ مرشد برحق نے ان کے لیے نشست و مدارج النبوہ اور مثنوی مولانا روم وغیرہ ہیں۔

شادی و صاحبزادگان:

برخاست اور معمولات و عبادات کا ایک پورا لائچہ عمل تیار کر کے دیا اور حضرت نے پورے استقلال کے ساتھ اس کی بجا آوری نومبر ۱۹۳۶ء میں حضرت کا رشتہ منا کھت عارف باللہ سید شاہ کی۔ انہیں کے نانا ہمیشہ یاد دلاتے رہتے تھے کہ اس طرح محی الدین اشرف اشرفی جیلانی عرف اچھے میاں کی صاحبزادی رہنے کے خواہ ہو کہ کہیں اور کسی وقت بھی تم کو دیکھنے والے کو سے کچھوچھہ شریف میں ہوا۔ آپ کے خسر، حضرت سید اشرف افسوس اور تمہیں شرمندگی نہ ہو۔ ۷۱۹۳ء میں آپ کے نانا حسین صاحب (مجد سلسلہ اشرفی) کے پوتے اور آپ کی خوش سخت علیل ہوئے۔ مریدین بکثرت مزاج پری کے لیے آتے دامن صاحبہ ان کے برادر خور حضرت اشرفی میاں کی پوتی

تحمیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مفکر اسلام سید محمد اشرف فرماتے ہیں اور بارہا اس کا ذکر فرماتے ہیں۔

کلیم اشرفی جیلانی ولی عہد سجادہ ہیں (موجودہ سجادہ نشین) جن کی ایک مرتبہ خانقاہ شریف "زاویۃ النعیم" میں مشہور صحافی جناب دعوت و خطابت کی چہار سو دھوم ہے۔ دوسرے صاحبزادے طیش صدیقی صاحب نے حضرت سے ایک انٹرویو یا تھا۔ جس میں حضرت نے بڑے ہی لذتیں انداز میں تصوف کی حقیقت سید ندیم اشرف گزشتہ حکومت میں فخر الدین علی احمد میموریل و ماہیت، صوفیاء کی خدمات و تعلیمات اور اس کے آثار و برکات کا تفصیلی طور پر ذکر کیا ہے۔ اموی جور و ستم ہو یا اکبری عہدے پر فائز تھے۔ چوتھے بیٹے ڈاکٹر سید علیم اشرف مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد میں شعبہ عربی سے منسلک چراغ کی حفاظت کی ہے۔ داخلی فتنوں کے ساتھ ساتھ بیرونی ہیں۔ پانچوے بیٹے سید قسم اشرف عرف حسن میاں دارالعلوم حملوں کا مقابلہ بھی تصوف اور صوفیاء نے کیا۔ یہی وہ مقدس جائس کے مہتمم ہیں۔ چھٹے صاحبزادے سید شیم اشرف، جماعت تھی جس نے تاتاری صنم خانوں سے کعبے کو پاسبان اشرف کنسٹریکشن پرائیوٹ لمیڈیڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں۔

حضرت کی ایک صاحبزادی ہیں جوراقم السطور (علامہ سید احمد اشرف الاعشری الجیلانی) سے منسوب ہیں۔

طرزہدایت:

سودخور کا انجام

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے

ہیں کہ سرورِ رذیشان ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آ رہے تھے۔"

میں نے پوچھا: "اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟"

کہا: "یہ سُود خور ہیں"

(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، ص ۳۶۲)

(الحدیث: ۲۲۴)

حضرت شیخ طریقت کا طریقہ رشد و ہدایت نہایت سادہ مگر لذتیں ہے۔ اسلوب بیان انتہائی بلیغ و پراشر ہوتا ہے۔ آپ کی گفتگو نہایت پرمغز شاستہ اور فکر انگیز ہوتی ہے۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والا خود کو ہی حضرت کا مخاطب سمجھتا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کی جانب یکساں التفات رہتا ہے۔ ظاہر شریعت پر خود پابندی سے عمل فرماتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے ہیں خانقاہوں اور درگاہوں کے فساد اور اہل خانقاہ کی بے عملی اور شریعت سے دوری کو سخت ناپسند

شب برأت میں قبرستان جانا کیسما؟

ابوال默م ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

کیا شب برأت میں قبرستان جانا ضروری ہے؟ اس حدیث کے عین مطابق ہے۔ اب جہاں تک شب برأت بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا شب برأت میں قبرستان میں قبرستان جانے کا تعلق ہے تو یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ جانا ضروری ہے اور اگر ہے تو کیوں؟ اس کی کیا وجہ ہے کسی اور رات میں کیوں نہیں جایا جاتا؟ اس کے لیے شب برأت ہی کی نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ مدینہ منورہ کے قبرستان قید کیوں؟

هم یہ کہتے ہیں کہ قبرستان جانے کے لیے کسی رات کی قید نہیں اور عورتوں اور شہیدوں کے لیے دعا فرمائی، پھر قبرستان سے نہ ہی کسی رات کی ممانعت ہے بلکہ حضور جان عالم ﷺ نے واپس آ کر نوافل میں مشغول ہو گئے اور بڑی دیر تک اپنے معبود حقیقی کے حضور یہ دعا کرتے رہے: ایک حدیث میں فرمایا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں نے تم کو زیارت قبور "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصب سے منع نہیں کیا تھا مگر اب زیارت کرو، وہ دنیا میں زہد کا باعث اور میں تیری تعریف کی طاقت کماحتہ نہیں رکھتا، تیری ذات ہو گی اور آخرت کی یاد دلانے والی ہو گی"۔

(ابن ماجہ، ج: ۱، ص: ۵۰۵، باب ماجاء فی زیارت القبور، دار الفکر، بیروت) ویسی ہی ہے جیسی ٹونے خود اپنی تعریف کی ہے اور میں یہی کہتا اس سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت کا حکم خود نبی کریم ﷺ کے ہوں جو میرے بھائی داؤد علیہ السلام نے کہا: میں خاک آلو کرتا نے دیا ہے، لہذا اب جو مسلمان قبرستان میں جا کر اپنے عزیزو ہوں اپنے چہرے کو "حضور نبی رحمت ﷺ نے سجدے سے اقارب کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں یا بزرگان دین اولیائے سر اٹھا کر دیر تک یہ دعا کی: "اے اللہ! مجھ کو پر ریز گار دل عطا کا ملین کے مزارات کی زیارت کے لیے جاتے ہیں ان کا عمل کرجو شرک سے پاک و صاف ہو، جو نہ بد کار ہونہ بد نصیب"۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شبِ برأت میں قبرستان جانا ہے، لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مبارک اور مقدس رات میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کریں۔ تلاوتِ قرآن اور وہاں اہل قبور کے لیے دعا کرنا جانِ عالم ﷺ کی سنت ہے۔

قبرستان جانے کی دوسری حکمت:

قبرستان جانے کی دوسری حکمت یہ بھی ہے کہ اس رات روئیں خیرات کریں اور اس کا ثواب اپنے مردوں کو پہنچائیں اور اگر اپنے عزیز واقارب کا انتظار کرتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی قبرستان جا کر اپنے عزیز واقارب کے علاوہ تمام اہل قبور کو ثواب پہنچائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے اور سنت رسول ﷺ ہے۔

شبِ برأت کا حلوبہ:

شبِ برأت کے حلوبے کے سلسلے میں آج کل عجیب و غریب باتیں کی جاتی ہیں اور بعض لوگ بڑے زور و شور سے یہ کہتے ہیں کہ: میاں! یہ فرض نہیں ہے جو تم ہر شبِ برأت میں حلوبہ پکاتے ہو، نہ یہ واجب ہے، نہ لازم اور نہ سنت بلکہ یہ تو بدعت ہے ناجائز و حرام ہے۔ استغفار اللہ غور تو کیجئے کہ بغیر سوچے سمجھے کسی پاکیزہ کھانے کو ناجائز اور حرام کہنا کتنی بڑی جہالت ہے ہو، ہمارے مالوں کو خرچ کرتے ہو اور ہماری چیزوں کو آئیے ہم آپ کو بتائیں کہ شبِ برأت کا حلوبہ کیا ہے؟ اہم سنت کیوں حلوبہ پکاتے ہیں؟ اور اس سلسلے میں ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ شبِ برأت میں مسلمان مردوں کی روئیں اپنے اپنے عزیز واقارب کے گھروں پر آتی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ اپنے گھروں والوں سے کہتی ہیں کہ: "اے گھروں! تم لوگ ہمارے گھروں میں رہتے ہیں" کے باوجود اس سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ شبِ برأت کا حلوبہ نہ استعمال کرتے ہو، ہمارے بچوں سے خدمت لیتے ہو، اللہ کے واسطے تم ہمارے اوپر رحم کرو، یونکہ ہمارے اعمال ختم کر دیئے گئے ہیں اور تمہارے عمل جاری ہیں۔ روئیں اگر اپنے عزیز واقارب کو نیک کام کرتے ہوئے دیکھتی ہیں یا ایصالِ ثواب کرتے ہوئے دیکھتی ہیں تو خوشی خوشی واپس ہوتی ہیں اور غمگین آواز سے روتے ہوئے کہتی ہیں کہ: "اے اللہ! ان کو اپنی رحمت سے ناامید کر جس طرح انہوں نے ہمیں ناامید کیا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس رات میں نیک اعمال کرنا کتنا ضروری مقصد ہو کہ ایک نیس کھانا، فقراء و مساکین اور اہل و عیال کو کھلا

کرتے کرتے حاصل کیا جائے تو یقیناً یہ کا رثواب بھی ہے۔ درست نہیں اور یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ اللہ تبارک و اہلسنت کا معمول یہ ہے کہ شب برأت میں حلوہ پکاتے ہیں پھر تعالیٰ کے کسی حلال کو حرام اور ناجائز ٹھہرانا اللہ پر جھوٹی تہمت لگانا ہے، جو بدترین گناہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس پر فاتحہ دیتے اور اس کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچاتے ہیں۔ بعض لوگ سورہ ملک ۱۳۲ بار پڑھ کر اپنے عزیز واقارب رشتہ ایسے ہی لوگوں کے لیے فرمایا:

فَلْ آزِئُّتُمْ مَا آتَيْتُ اللَّهُ لَكُمْ فَنِزَّقَنِيَّ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَّ حَلَالًا
قُلْ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفَتَّوْنَ
ترجمہ: تم فرماؤ! بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اور اس کے علاوہ جن ممالک میں اہلسنت موجود ہیں وہ عرصہ اتنا، اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا، تم دراز سے یہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہمارے اس قول کی تائید حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں تقسیم کرتے ہیں یہ معمول کوئی نیا نہیں بلکہ ہندوستان میں مسکین میں تھا۔

بأندھتے ہو۔ (پارہ: ۱۱، سورہ یونس، آیت نمبر: ۵۹)

اس سے معلوم ہوا کہ بغیر سوچے سمجھے کسی جائز فعل کو ناجائز یا حرام کہنا بالکل غلط ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

آتش بازی اور شب برأت:

سے ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: "ہندوستان میں شب برأت کو روئی اور حلوہ پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے اور سمرقند بخارا میں تکمام پر (جو ایک میخاخانا ہے) فاتحہ دلانے کا دستور ہے" (ملفوظات حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

شب برأت جو عظمت، مقدس اور متبرک ہے۔ ایسی عظیم رات شاہ صاحب کے قول سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) شب برأت کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہوئے لہو و لعب، کھیل کو، پٹا خہ آتش بازی اور اسی قسم کی دیگر خرافات میں مشغول ہونا بڑی نادانی ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے بعض پڑھے لکھے سمجھدار مسلمان بھائی بھی اس میں بٹانا نظر آتے ہیں۔ کہیں اہلسنت کا یہی معمول رہا اور اب بھی ہے اور تمام بلا و اسلامیہ میں مسلمانوں کا یہی معمول ہے۔ الغرض شب برأت کا حلوہ ہو، عید کی سویاں یا محرم کا مالیدہ مخفی ایک دستور یا رواج کے طور پر لوگ اسے پکاتے ہیں اور کھلاتے ہیں۔ کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اگرچہ اس رسم بد سے طرح طرح کے نقصانات نہیں رکھتا کہ یہ فرض یا سنت ہے۔ اس لیے اس کو ناجائز کہنا ہوتے ہیں لیکن پھر بھی مسلمان..... (صفحہ نمبر: ۳۷)

کیا آپ اللہ کے حکم کی پوری تعمیل کرتے ہیں؟

جناب عارف دہلوی (مرحوم)

ایک سوال

اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو سبحان اللہ آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ قابل تحسین بھی ہیں اور قابل تقليد بھی... لیکن اگر خدا نخواستہ جواب نفی میں ہے تو پھر اپنے متعلق آپ خود فیصلہ کیجئے اور روزِ محشر اللہ کے حضور شرمساری سے بچنے کا طریقہ سوچئے!!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلِكِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْلُوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا إِلَيْهِ
تو ظاہر ہے کہ اس کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب ایسے ایمان والے بھی پائے جائیں گے جو کھلے الفاظ میں اللہ کے اس حکم قطعی میں شک و شبہ کرنے کی بجائے بنام عقل سلام بھیجو۔ (پارا: ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت: ۵۶)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے دو جز ہیں: (۱) درود تاویلات پیش کریں گے۔ حضور اکرم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے میں بخل سے کام لیں گے اور عقل و دلائل کے سہارے بھیجتے رہا کرو (۲) سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

اس مضمون کا عنوان یعنی "ایک سوال" اس پر گفتگو بعد میں ہو گی یہ کہیں گے کہ ہڑے ہو کر سلام پیش کرنا بدعت ہے۔ پہلے اس آیت مبارکہ پر غور و فکر کیجئے۔

اس آیت مبارکہ کا آغاز "بے شک" کے الفاظ سے ہوا، گویا اس لیے اللہ تعالیٰ نے "بے شک" کے لفظ سے اپنی گفتگو کا ایک ایسی اہم حقیقت بیان کی جا رہی ہے جس کے تسلیم کرنے آغاز فرمایا۔

میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوئی چاہیے۔ ویسے اب ذرا آگے بڑھے! اصل بات یعنی حکم دینے سے قبل اس کی تو اللہ رب العزت کا ہر کلام شک و شبہ سے پاک ہے لیکن اہمیت مزید واضح کرنے کے لیے پہلے یہ بتانا ضروری سمجھا گیا جب اللہ تعالیٰ خود ہی لفظ "بے شک" سے گفتگو کا آغاز فرمائے کہ جس بات کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے وہ اتنی اہم ہے کہ خود اللہ

تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی یہی کام کرتے ہیں۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مثال میں جب اللہ نے اپنا اللہ تعالیٰ بتانا یہ چاہتا ہے کہ دیکھو میرے محظوظ کی عظمت و منزلت کتنی بلند ہے میں نے اپنے محظوظ کو کیسا بلند درجہ عطا کیا ہے، تم اگر اپنے ایمان کو مکمل کرنا چاہتے ہو اور اپنا دامن نیکیوں سے بھرنا چاہتے ہو اور میرے محظوظ کو راضی کر کے روزِ محشر شفاعت کے طالب ہو تو یہ کام کرو جس کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ میں جب اللہ نے اپنا تذکرہ فرمادیا تو پھر اپنے سے کم تر تکمیل کے تذکرے کی کیا ضرورت تھی؟

یہ بات کہ چونکہ اللہ تعالیٰ بھی یہ کام کرتا ہے اس لیے تم بھی کرو بھلا فرشتوں کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟ اس تذکرے میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

اول یہ کہ جس کام کے لیے ایمان والوں کو حکم دیا جا رہا ہے، اس کام کی ایک اہمیت تو پہلے ہی بتا دی کہ خود خدا تعالیٰ بھی یہ کام کرتا ہے۔

دوسری اہمیت یہ ہے کہ وہ تم سے پہلے اس اہم کام کے کرنے کا حکم فرشتوں کو بھی دے چکا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ خود گواہی دے رہا ہے کہ فرشتے اس کا یہ حکم بلا چون و چرا بجالار ہے ہیں۔

ایک حقیقت یہ واضح کرنا بھی مقصود ہے کہ جن کو یہ حکم دیا جا رہا ہے یعنی اے ایمان والو! تمہاری تعداد کسی بھی دور میں بھلا کتنا ہو سکتی ہے؟ کتنا ہی زیادہ ہو جائے فرشتوں کی تعداد سے پھر بھی کم رہے گی۔ اتنی بڑی تعداد میں فرشتے بھی اپنے رب کے حکم کے تحت وہی کام کر رہے ہیں جس کے کرنے کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے اور ایک خاص بات یہ بتانی مقصود ہے کہ اے ایمان والوں تم اپنے رب کے حکم کی تعمیل خوش قسمتی سے پوری یا بد قسمتی سے ادھوری اگر کرو گے بھی تو کتنے عرصے؟ اپنی محدود عمر کے محدود عرصے میں لیکن فرشتے تو مسلسل یہ کام کر رہے ہیں اور قیامت

شانِ رسول ﷺ

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یارخان نعیی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں:

”حضور جان عالم ﷺ کا بُراق پر سوار ہونا اظہار شان کے لیے تھا جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں باراتی پیدل اور گھوڑا خراماں خراماں چلتا ہے۔ بُراق کی یہ رفتار بھی خراماں تھی ورنہ اس دین خود حضور ﷺ کی اپنی رفتار بُراق سے زیادہ تیز ہوتی۔ دیکھو! حضراتِ انبیاءَ کرام نے بیت المقدس میں حضرت خاتم النبیین ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضور انور ﷺ کو وداع کیا مگر آسمانوں پر حضور فخر موجودات ﷺ سے پہلے پہنچ گئے اور سر کارِ عالم ﷺ کا استقبال کیا کیونکہ آج ان حضرات کی کارکردگی کا دن تھا سید المرسلین ﷺ کے دُولہا بننے کا دن تھا، یہ ہے نبی کی رفتار۔ (مرآۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل ۱۳۶/۸۸)

پروفیسر ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی صاحب

خانقاہِ احمد یہ اشرفیہ (جائس)

سلسلہ چشتیہ کا ایک عظیم روحانی، علمی اور دعویٰ مرکز

محترم جناب ڈاکٹر پروفیسر سید علیم اشرف جیلانی جائسی مدظلہ العالی شیخ طریقت حضرت علامہ سید شاہ نعیم اشرف جیلانی علیہ الرحمہ کے چوتھے صاحبزادے ہیں۔ آپ الہست و خانوادہ اشرفیہ کی ایک ایسی علمی شخصیت ہیں جن کو اللہ رب العزت نے کم وقت میں علم کا ایک بہت بڑا حصہ عطا فرمایا ہے۔ آپ شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں، اس وقت آپ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ہندوستان و دیگر ممالک کے تبلیغی دورے بھی فرماتے ہیں۔ آپ بہترین لب ولجھ کے خطیب، بہت سی کتابوں کے مصنف، ریسرچ اسکالر اور اور مایہ ناز استاد ہیں۔ (ایڈیٹر)

سلسلہ چشتیہ کے معروف بزرگ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف کچھوچھہ (یو۔ پی) میں مستقل سکونت اختیار کی۔ ۷۶۳ھ مطابق جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۲۵ھ / ۱۸۲۸ھ) نے ترک سلطنت کے بعد پوری زندگی اسلام کی نشر و اشاعت اور مریدین و متولین کے ترویج کے لئے اپنی خالہزاد بہن کے یہاں بھی قیام کی تعلیم و تربیت کے لیے وقف فرمادی۔ آپ کی ذات علوم فرمایا۔ جو حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان ظاہرہ اور باطنہ کا مجمع البحرين تھی۔ ترک سلطنت آپ کا ایک میں بیاہی گئی تھیں۔ ان کے ایک ۱۲ سالہ صاحبزادے عبدالرازاق ایسا وصف ہے جو نہ صرف بزم صوفیہ میں آپ کو ایک امتیازی جیلانی تھے، وہ دورانِ قیام آپ سے اس قدر منوس ہو گئے مقام عطا کرتا ہے بلکہ مادہ پرستی کے تمام بتوں کو بھی پاش پاش تھے کہ جب آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو وہ بھند آپ کے کرنے والا ہے۔ ترک سلطنت کے بعد آپ ہندوستان تشریف ساتھ ہو گئے۔ ان کے اصرار کو دیکھتے ہوئے ان کے والدین لائے اور تقریباً ۲۰ سال تک پنڈوا (مغربی بنگال) میں اپنے شیخ نے بھی انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت سید اشرف حضرت علاؤ الحق پنڈوی علیہ الرحمہ کی صحبت میں گزارے اور پھر علیہ الرحمہ انہیں لے کر ہندوستان تشریف لائے۔ ان کی تعلیم و

تربيت فرمائی انہیں اپنا جانشین مقرر کیا اور ”نور العین“ کے لقب نے دین کی اشاعت اور علم دین کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور اس خانوادے کا شمار ہر دور علمی و روحانی اعتبار سے سے نوازا۔

”لطائف اشرفی“ کے مطابق مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی شیراز ہند کے ممتاز ترین خاندانوں میں ہوتا ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ نے حضرت عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ کے پائچ حاجی احمد کو تربیت و سلوک کی اجازت دیتے ہوئے حضرت صاحزادگان کی بھی تعلیم و تربیت فرمائی۔ ان میں سے ایک سید شمس الدین جیلانی کا انتقال ان کے سامنے ہو گیا تھا، بقیہ چاروں نبیروں کو آپ نے اپنے وصال سے قبل چار مختلف مقامات کی خلافت ولایت سے سرفراز کیا۔ حضرت نور العین کے خلف اکبر سید حسن کو کچھوچھہ، ان سے چھوٹے سید حسین کو ولایت مرتضوی، فرزند انش عزیز الوجود صاحب الجود جونپور، سید فرید کو بسوہی (بارہ نگلی) اور سب سے چھوٹے صاحزادے خواہندش۔

حضرت سید احمد جائسی کی نسل کے بارے میں مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی اس پیش گوئی کے بے شمار مصدق اس خانوادے کی تاریخ میں ملیں گے جو اصحاب الجود بھی تھے اور عزیز الوجود نبیروں کو بھیجنے کی حکمت یہ تھی کہ وہاں رشد و ہدایت کے جو کام بھی تھے اور جن کی زندگیاں محبوبیت کا مظہر اتم اور ”ثہ د یوضع لہ القبول فی الارض“ کی تفسیریں تھیں۔

وہاں کے اہل ارادت کی تربیت بھی ہوتی رہے۔ چنانچہ سید احمد بن عبد الرزاق جیلانی جائس تشریف لائے اور اسی مقام پر قیام جن کی ایک بڑی تعداد حضرت مخدوم صاحب کی ارادت مند فرمایا۔ جہاں ان کے جد کریم سید اشرف سمنانی نے قیام فرمایا اور عقیدت مند تھی۔ ان حضرات نے صمیم قلب سے حضرت کا تھا اور چلہ کش ہوئے تھے۔ حضرت سید احمد کی خانقاہ اشرفیہ سے رشد و ہدایت استقبال کیا۔ حضرت سید احمد کی خانقاہ اشرفیہ سے رشد و ہدایت میں سے تھا۔ حضرت سید احمد جیلانی معروف بہ حاجی احمد نے بلکہ قرب و جوار کے لوگوں نے بھی اپنے دینی و روحانی جائس میں ”خانقاہ اشرفیہ جشتیہ“ کی بنیاد ڈالی۔ انہی کی نسل سے کے سلسلے کا آغاز ہوا اور جلد ہی اس خانقاہ کو نہ صرف اہل قصبه ”خانقاہ احمدیہ اشرفیہ“ کی تشکیل ہوئی۔ اس خانقاہ اور خانوادے مرکز کے طور پر تسلیم کر لیا اور آنے والی صدیوں میں اس منبع علم

وتصوف سے عرفان وہدایت کے چشمے پھوٹتے رہے۔ ۹۰۶ جائی نے جو اسی خانقاہ کے وابستگان میں سے تھے اپنے ۱۵۰۱ء میں سید احمد کا وصال ہو گیا۔ مادہ تاریخ ”پیر دشیگر“ شاہکار ”پدماؤت“ میں ان حضرات کا بڑا ہی والہانہ ذکر کیا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں حضرت سید اشرف سمنانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

حاجی الحرمین سید احمد جیلانی جائی علیہ الرحمہ کا شجرہ نسب یوں ہے:

سید اشرف ہمارے پیارے مرشد ہیں جنہوں نے مجھے طریقت

کے اجالوں سے نوازا ہے۔

سید اشرف سمنانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

سید اشرف جہانگیر چشتی تھے اور چاند کے مانند بے داغ تھے وہ دنیا کے مخدوم اور میں ان کے گھر کا خادم ہوں۔

حاجی الحرمین شیخ سید احمد کا ذکر کرتے ہوئے جائی لکھتے ہیں۔

حضرت سید اشرف کے گھر ایک گوہر پاک و نایاب پیدا ہوا جو تمام خوبیوں سے آراستہ تھا اور جس کا نام حاجی شیخ (احمد) تھا۔

حضرت سید احمد جیلانی جائی کے بعد اس خانقاہ کا انتظام و انصرام ان کے بلند مرتبہ صاحبزادے سید قیال جیلانی کے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

ہاتھوں میں آیا ان کے عہد میں اس چشتی خانقاہ نے خوب فروغ پایا۔ انہوں نے وابستگان خانقاہ کے ساتھ ساتھ اپنے دو کی بھلائی کے لیے بھیجا ان میں سے ایک شیخ مبارک ہیں جو پوتوں کی بھی اعلیٰ درجے کی تربیت فرمائی ان کے صاحبزادے چودھویں کے چاند کی طرح تابناک ہیں اور دوسرے شیخ سید جلال اول اپنے ان دونوں فرزندوں سید مبارک کمال ہیں جو عالم میں بے مثال ہیں۔

بودلے اور سید کمال کی ولادت کے بعد عین جوانی میں انتقال و کمال اور علمی و روحانی عطاوں کا بڑا دل پذیر بیان کیا ہے۔

ہندی زبان کے پہلے صاحب دیوان شاعر حضرت ملک محمد

حضرت سید احمد کے بعد اس خانوادے کی سب سے ممتاز شخصیت

سید احمد بن سید عبدالعزیز بن سید علی شریف بن سید حسن

بن سید احمد شریف بن سید ابی نصیر محی الدین بن سید ابو صالح بن

سید عبدالعزیز بن سید عبدالقدیر جیلانی بن سید محمد ابو صالح جنگی

دوست بن سید عبد اللہ جیلی بن سید تیہی زاہد بن سید محمد بن سید

داود بن سید موسیٰ بن سید عبد اللہ بن سید موسیٰ جون بن عبد اللہ

محض بن سید حسن مثنی بن امام حسن مجتبی بن سید ناعلیٰ بن ابی

طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت سید احمد جیلانی جائی کے بعد اس خانقاہ کا انتظام و انصرام ان کے بلند مرتبہ صاحبزادے سید قیال جیلانی کے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

ان کے گھر میں دور و شن چراغ پیدا ہوئے۔ جنہیں خدا نے دنیا

فروج پایا۔ انہوں نے وابستگان خانقاہ کے ساتھ ساتھ اپنے دو

پوتوں کی بھی اعلیٰ درجے کی تربیت فرمائی ان کے صاحبزادے

شیخ سید جلال اول اپنے ان دونوں فرزندوں سید مبارک کمال ہیں جو عالم میں بے مثال ہیں۔

ان اشعار کے بعد بھی ملک محمد جائی نے ان بزرگوں کے فضل کر گئے تھے۔

حضرت سید احمد کے بعد اس خانوادے کی سب سے ممتاز شخصیت

حضرت شاہ مبارک بود لے سجادہ نشین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کیا۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا عظیم وسیع کام آپ سے لیا اس کی علم دین کی ترویج و اشاعت کے اس مشن کو آپ کے خلفاء نے مثال ان کے معاصرین و متاخرین میں نہیں ملتی اور دین متن آگے بڑھایا۔ آپ کے سب سے جلیل القدر خلیفہ آپ کے کی اشاعت کی جو توفیق آپ کو حاصل ہوئی۔ آپ اور آپ کے خلفاء نے فروغِ دین کا جو کارنامہ انجام دیا وہ کشف و کرامت بزرگ تھے۔ ان کے ذریعہ بھی خطہ اودھ ہندوستان کی قدیم چشتی خانقاہوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔ متعدد راجگان و زمیندار ان صوبجات اودھ والہ آباد آپ کے دست سے زیادہ شہرت حضرت ملک محمد جائی ”صاحب پدم اوت“ کو حاصل ہوئی۔ جنہیں ہندی کا سب سے قدیم و عظیم صاحب نے پانچ راجاؤں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں راجہ ملک پال دیوان شاعر ہونے کا شرف حاصل ہے انہوں نے اپنی شاہکار بھائی سلطان، راجہ تاتار، ساتن رائے کے بیٹے دیا چند اور تصنیف (Magnum Opus) پدم اوت میں سلسلہ اشرفیہ کی تعلیمات ہی کو علمتوں کے سہارے بیان کیا۔ چونکہ سلسلہ چشتیہ کا محرك سلسلہ عشق و محبت اور اس کا وسیلہ خدمتِ خلق ہے لہذا بھی دو پدم اوت شریف کے محوری موضوع ہیں۔ مولانا عبد الجی رائے بریلوی صاحب نزہۃ الخواطر (الاعلام من اسماعیل خاں کے بیٹے راجہ مباڑ خاں کا ہے۔ وہ خاندانی فنون سپہ گری و ریاستی نظم و نق کے ساتھ ساتھ عرصہ علم و فن کے بھی ”وله مصنفات عدیدۃ منها پدم اوت ذکر فيها الاطوار التسعہ شہسوار تھے۔ اصول فقه میں ان کی کتاب ”مباڑیہ“ اس فن والانوار السبعة المصطلحة في الطريقة الاشرفية و عبر عنها فرنگی محلی نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ راجہ مباڑ کی دستار یعنی ملک محمد کی کئی تصنیفات ہیں جن میں ایک پدم اوت ہے اس میں سلسلہ اشرفیہ میں سلوک کی مقرر اصطلاح نواطوار اور فضیلت کا چرچہ عالمگیر کے وقار نگاروں نے بھی کیا ہے۔ ان سات انوار کا بیان کیا گیا ہے اور ان دونوں اصطلاحوں کو نوکھنڈ میں خلق خدا نے حضرت شاہ مبارک بود لے کے ذریعہ اسلام اور سات دیپ و نوکھنڈ۔

لطائفِ اشرفی میں سلوک کے ان نو اطوار اور سات انوار کا تفصیلی میں سلوک و معرفت کی تربیت کے ساتھ ساتھ علوم شریعت ذکر موجود ہے۔ پدماؤت کو سلسلہ چشتیہ کی تعلیمات پر مشتمل کتب کی تدریس کا سلسلہ بھی ہمیشہ جاری و ساری رہا ہے۔ ماضی میں یہ اس خانوادے کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اس خانوادے میں تصوف میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب صوفیاء میں بے حد مقبول تھی۔ حضرت شیخ عبدالرازق بانسوی حضرت میر ایسی متعدد علمی اور عبقری شخصیات پیدا ہوئی ہیں جن کے فضل و سید امام اعیل بلگرامی اور استاذ العلماء حضرت نظام الدین فرنگی کمال کا ایک عالم معترف ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ اشرف کے جانشین شاہ محب اللہ اشرف بیک وقت ہر دو قلب و نظر کے حضرت مبارک بودلے کے ایک دوسرے نامور خلیفہ حضرت قلمروں کی سلطانی فرماتے تھے۔ ان کے حلقو درس میں شریک ہونے کے لیے ملک بھر سے تشگان علم و معرفت کشاں کشاں ہوتے تھے۔ الہ آباد کے ممتاز عالم اور صاحب تصنیف حضرت بنڈگی میاں کے نام سے جانے جاتے ہیں اور جن کا حضرت بندگی میاں کے نام سے جانے جاتے ہیں اور جن کا مزار فیض آثار آج بھی مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ محب اللہ کے صاحبزادے حضرت عنایت اللہ حاکم صوبہ اوڈھ والہ آباد پہاڑ خاں بھی حضرت مبارک بودلے کے بڑے عزیز مرید و خلیفہ تھے۔ ان کی ذات حضرت کے اشرف بھی بڑے بلند پایہ عالم اور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ کتابوں میں ان کی بہت سی کرامتوں کا ذکر ملتا ہے۔ آپ کے ایک نامور مرید علامہ واصل جائسی ابن علامہ رحمت اللہ جائسی تھے جنہوں نے اوڈھ و روہیل کھنڈ کے کئی بڑے مدارس کو رونق بخشی اور آنولہ کے مشہور زمانہ مدرسہ گشۂ کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

خانقاہ اشرفیہ جائسی کی ایک اور ممتاز شخصیت حضرت شاہ ولی "خانامال" میں مدت دراز تک درس دیتے رہے۔ حضرت شاہ عنایت اللہ کے بیٹے اور جانشین حضرت کرم اللہ اشرف جائسی کی ہے۔ عہد شاہ جہانی میں ان کا شمار ہندوستان کے نامور صوفیاء میں ہوتا تھا۔ اس کے دربار کے کئی امراء اشرف کی مند علم دار الارشاد بھی متلاشیاں علم و معرفت کی حضرت کے ارادتمندوں میں شامل تھے اور کئی ان سے ایک بڑی آماجگاہ تھی۔

اکتبا فیض کے لیے جائس بھی حاضر ہوتے تھے۔ خانقاہ اشرفیہ کی علمی شخصیات میں حضرت شاہ سید کمال اشرف خانوادہ اشرفیہ جائس ہمیشہ حال و قال کا مجتمع البحرين رہا ہے اس کے دو بآکمال صاحبزادگان غلام مصطفیٰ اشرف عرف ملا باسوار

علامہ جائس محمد باقر اشرف جائس کے نام بے حد نمایاں ہیں حسن صاحب کی ہے۔ وہ اہل جائس کے درمیان حضرت شاہ اول الذکر استاد عالم کے لقب سے ملقب تھے۔ حضرت نظام الدین فرنگی محلی نے آپ کا آخری زمانہ پایا اور معقولات کی علم و حکمت اور شعروادب کے ساتھ ساتھ فن طبافت میں بھی کچھ کتابیں بھی آپ سے پڑھیں اور مؤخر الذکر فاضل جائس انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ بلکہ اس خانوادے کی ایک روایت رہی ہے کہ اس کے علماء و مشائخ عام طور پر طبیب ہوا شاید ہی کوئی کتاب رہی ہو جس پر ملا باقر جائس کے حوالی و کرتے تھے۔ ان کی طبافت و حکمت خلقِ خدا کی خدمت کا تعقبات نہ ہوں۔

علامہ سید فیروز اشرف کی ذات بھی اس علمی سلسلہ ذہب کی مظہر قرار دیا ہے اور متعدد عبادات گردانا ہے۔ حضرت شاہ ایک کڑی ہے۔ یہ اپنے دور میں علم اصول اور عربی زبان و صاحب کی شخصیت کا سب سے نمایاں وصف محبت اہل بیت تھی۔ جس کے اظہار کے لیے انہوں نے شاعری کا سہارا لیا۔ اہل بیت بالخصوص مولائے مونین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکرمیم کی شان میں ان کے قصائد مدحیہ شاعری کا اعلیٰ نمونہ اور حضرت سید شاہ ابوالاعلیٰ عرف شاہ لعل بھی عہد عالمگیر میں غیر معمولی شہرت و قبولیت کے حامل ہیں۔ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں وصال ہوا۔

قرار دیا جاسکتا ہے۔ راجہ مبارک رخان انہیں سے مرید تھے آخری دور کے مشائخ خانقاہ اشرفیہ میں حضرت شاہ غفور اشرف خانقاہ اشرفیہ جائس میں سید ظہور اشرف کی شخصیت بھی قابل ذکر ہے وہ ایک جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت جائس کے مصنف مولانا عبدالقدار جائس انہی سے مرید تھے۔ متأخرین میں ہی حضرت سید علی نقی اشرف سجادہ نشین سادگی و مہارت کا شہرہ دور دور تک تھا۔ وہ علوم دینیہ اور طبیبہ کا درس بھی توکل، ذکر و فکر، تربیت و سلوک اور اتباع شریعت میں اللہ کی دیتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے اکتساب علم و فن کیا۔ ”مہرجہانتاب“ کے مطابق ۷۷ھ میں ان کا وصال ہوا۔ بعد سجادہ اشرفیہ پر متمنکن ہوئے۔ علوم شرعیہ اور عقلیہ کی پیشتر آخري دور میں اس خانقاہ کی سب سے نمایاں ذات شاہ علی حسن جائس تعليم انہوں نے اپنے فاضل ماموں حضرت شاہ علی حسن جائس

الله کے سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
کے ارشادات خوبصورت

☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صالح کا درجہ
ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ: ”اے
پروردگار میرے درجہ اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور
کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ: ”تیری فلاں اولاد کے
دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔“ (رواہ احمد)

☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
”جس نے کسی شخص کو علم دین سکھایا تو اس کے لیے اس
آدمی کا ثواب ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا مگر عمل کرنے
والے کا ثواب کم نہ ہوگا۔“ (کنز العمال، ج: ۱۰، ص: ۸۰)

☆ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے فرمایا کہ: ”علم میری میراث ہے اور جو مجھ سے پہلے
انبیاء گزرے ہیں ان کی میراث ہے۔“

(کنز العمال، ج: ۱۰، ص: ۲۲)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”دو چیزوں کے سوا کسی میں
حد جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ راوی
خدا میں خرچ کرے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے دین کا
علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی
تعالیٰ دیتا ہے۔“ (بخاری، جلد: ۱، ص: ۱۴)

سے حاصل کی تھی عربی زبان پر انہیں کامل عبور تھا۔ فقهہ و اصل
کی بعض کتابوں پر ان کے تحریر کردہ حواشی ان علوم کے ساتھ
ساتھ عربی زبان میں بھی ان کے راستِ القدم ہونے کی دلیل
ہیں۔ حمّم اللہ رحمۃ واسعہ کثرا مثال ہم۔

اس مقالے کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی۔
(۱) لٹائف اشرفی، ملفوظات سید اشرف سمنانی، بار دوم،
مکتبہ سمنانی کراچی ۱۹۹۹ء (۲) تاریخ جائس، عبد القادر جائس
(مخطوط)

۳۔ پد ماوت، ملک محمد جائسی، ترتیب رام چند شکل، ناگری پر
چارنی سہما، وارانسی، غیر مورخ۔

۴۔ نزہۃ الخواطر، سید عبدالحی رائے بریلوی، دارعرفات رائے
بریلوی ۱۹۹۱ء

۵۔ محبوب یزدانی سید نعیم اشرف جائسی، مخدوم اشرف اکیڈمی
جائس ۱۹۸۷ء

• • • • • • • • • • • • • • • • •

باقیہ ”شبِ برأت میں قبرستان جانا کیسا؟“

اس رسمِ فتح پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس
سے بچنا چاہیے اور اپنے بچوں کو سختی کے ساتھ رونکنا چاہیے۔

الله تعالیٰ! مسلمانوں کو ایسے بیہودہ اور بے کار کاموں سے محفوظ
رکھے اور اعمال صالح کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

مکتوبِ معین

جناب ڈاکٹر معین احمد قریشی ابن حافظ مولانا مشیر احمد دہلوی صاحب

عزیزم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی زادہ اللہ عرفانہ

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته!

ماہنامہ "الاشرف" جنوری ۲۰۲۳ء کا مطالعہ ہوا، بہت ہی بہترین شمارہ تھا اور میں خصوصی

طور پر آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس شمارے میں والد محترم جناب حافظ مشیر احمد دہلوی صاحب علیہ الرحمہ اور محترم جناب عارف دہلوی صاحب علیہ الرحمہ کا بھی خصوصی ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں بہت بہترین مضمون تھا جس میں ان کی حالات زندگی سے بھی آگاہی ہوئی اور بہت ہی اچھی معلومات حاصل ہوئیں تو ہر لحاظ سے بہت بہترین شمارہ تھا، اس پر بہت محنت کی گئی۔ بلاشبہ ایک بہت ہی اچھا اور بہترین رسالہ ہے اور اس کا ہر ایک کو مطالعہ کرنا چاہیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی ان تمام کاوشوں کو قبول فرمائے اور ماہنامہ "الاشرف" کو دن ڈگنی رات چکنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

والسلام مع الاكرام

دعا گو

ڈاکٹر معین احمد قریشی

فقہی سوالات کے جوابات

طلاق کے مسائل ... حصہ سوم

عرفان
نشر بعثت

حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرف فی دامت برکاتہم العالیہ

سوال: اگر طلاق دیتے ہوئے شوہر صرف اتنا کہے کہ: "میں جواب: اگر شوہر بیوی سے کہے کہ تجھے میرے منے سے دو طلاق دیتا ہوں،" یعنی بیوی کی طرف طلاق کی نسبت نہ کرے مہینے پہلے طلاق ہے اور دو مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو مطلقاً الفا ظا طلاق استعمال کرتے تو طلاق ہو گی یا نہیں؟ طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مر ا تو ہو گئی اور اسی وقت

جواب: طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیے بغیر اضافت سے مطلقہ قرار پائے گی جب اُس نے کہا تھا۔

سوال: اگر شوہر نے انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا کہ تجھے اتنی طلاق واقع نہ ہو گی، خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً طلاقیں ہیں تو کتنی طلاقیں واقع ہوں گی اور انگلیاں کون سی معتبر تجھے طلاق ہے یا اشارہ کے ساتھ مثلاً اسے یا اُسے یا نام لے کر کہے کہ فلاں کو طلاق ہے یا اُس کے جسم و بدن یا روح کی ہوں گی؟

جواب: انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک طرف نسبت کرے یا اُس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو گل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو، مثلاً گردن یا سریا دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اُتنی طلاقیں ہوں گی یعنی جتنی شرمگاہ یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی انگلیاں اشارہ کے وقت گھلی ہوں اُن کا اعتبار ہے بند کا اعتبار چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا: تیرے ہزار حصوں میں سے نہیں اور اگر وہ کہتا ہے میری مراد بند انگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانتہ معتبر ہو گا، قضاۓ معتبر نہیں۔ ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: اگر شوہر کو طلاق دینے یا نہ دینے میں شک ہو جائے کہ (الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح ج ۲ ص ۳۹۵)

سوال: اگر شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ: "تجھے میرے دی ہے یا نہیں دی یا ایک دی ہے یا تین دی ہیں تو کیا حکم ہو گا؟" مرنے سے دو مہینے پہلے طلاق ہے تو طلاق واقع ہو گی یا نہیں، تو کچھ نہیں جواب: اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں، تو اگر ہو گی تو کب ہو گی؟ اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاۓ ایک

ہے دیانتہ زیادہ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اسی کا سوال: اگر کسی نے کہا کہ میری بیوی کو طلاق اور بیوی کا نام نہ اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اس مجلس میں لیا تو طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر کہا میری بیوی کو طلاق ہے اور اس کا نام نہ لیا اور اس کی ایک ہی بیوی ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک بیوی دوسری بھی ہے میں نے اسے مراد لیا ہاں اگرگواہوں سے دوسری بیوی ہونا ثابت کر دے تو اس کا قول مان لیں گے اور دو ۲ عورتیں ہوں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے جسے چاہے مراد لے یا معین کرے یو ہیں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار

(در المختار، کتاب الطلاق باب الشرح مطلب: فی قول الامام امامی۔ الخ ج، ص: ۳۰۰)

سوال: غیر مدخول بہا عورت (جس سے جماعت کیا ہوا رہنے کی خلوت صحیح ہوئی ہو) سے کہا کہ تجھے تین طلاقیں تو کتنی واقع ہوں گی؟

جواب: غیر مدخول بہا کو جب کہا کہ تجھے تین طلاقیں تو تین دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے جسے چاہے مراد طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(الدر المختار، کتاب الطلاق باب طلاق غير المدخل بہا ج، ج، ص: ۳۰۰، ۳۰۱)

سوال: عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دیدے اس نے کہا دی تو طلاق ہو گی یا نہیں؟

جواب: عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دیدے اس نے کہا دی تو تین واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق یعنی تین الگ الگ لفظوں سے طلاق دی تو اب کتنی واقع ہوں گی؟

جواب: اس صورت میں ایک طلاق باقاعدہ واقع ہو جائے گی پہلے لفظ سے اور باقی الفاظ لغو بے کار جائیں گے۔

(الفتاوى الخانية، کتاب الطلاق، الفصل الأول في صريح الطلاق، ج، ص: ۲۰۰)

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے آدھی طلاق یا (وغيرها)

سوال: بیوی نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو طلاق دے دی اور شوہرنے رضامندی کا اظہار کر دیا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کہا آدھی طلاق تو دو ۲ ہوں گی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک، یو ہیں ڈھانی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو۔ نے جائز کردی تو ہو گئی۔

(الدر المختار، کتاب الطلاق باب طلاق غير المدخل بہا ج، ج، ص: ۳۰۰)

تو شوہرنے جواب میں ہاں کہایا کہا کہ ٹھیک ہے تو طلاق کا کیا رستہ ناپ (۲۳) اپنی راہ لے (۲۴) کا لامنہ کر (۲۵) چال دکھا (۲۶) چلتی بن (۲۷) چلتی نظر آ (۲۸) دفع ہو (۲۹) حکم ہوگا؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ شوہر کا دال فے عین ہو (۳۰) رفوچکر ہو (۳۱) پنجرا خالی کر (۳۲) ہاں کہنا یا ٹھیک کہنا یہ وعدہ ہے اور طلاق کا وعدہ کرنے سے ہٹ کے سڑ (۳۳) اپنی صورت گما (۳۴) بستر اٹھا (۳۵) طلاق واقع نہیں ہوتی (الفتاوی الرضویہ، کتاب الطلاق ج ۱۷، ص ۲۰)

سوال: کنایہ کے کہتے ہیں اور ان سے طلاق کے واقع اگل پھیلا (۳۶) تشریف لے جائے (۳۷) تشریف کا ٹوکرا ہونے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا (۳۸) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (۳۹) اے بے ظاہرنہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا علاقہ (۴۰) منه چھپا (۴۱) جہنم میں جا (۴۲) چولھے میں جا ہو۔ کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق (۴۳) بھاڑ میں پڑ (۴۴) میرے پاس سے چل (۴۵) تو ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا اپنی مراد پر فتح مند ہو (۴۶) میں نے نکاح فتح کیا (۴۷) تو مجھ پر مثل مردار (۴۸) یا سوریا (۴۹) شراب کے ہے (نہ مثل یاغصہ میں کہا۔

سوال: کنایہ الفاظ کون کون سے ہیں؟

جواب: کنایہ کے بہت سے الفاظ علمائے کرام نے تحریر بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ فرمائے ہیں، بہار شریعت میں علامہ امجد علی عظمی علیہ الرحمہ نے فرمایا (۵۰) تو خلاص ہے (۵۱) تیری گلوخلاصی ہوئی (۵۲) تو خلاص اردو کے تحریر کیے ہیں وہ نقل کیے جا رہے ہیں:

(۱) جا (۲) نکل (۳) چل (۴) روانہ ہو (۵) اٹھ (۶) (۲۰) ہر حلال مجھ پر حرام (۲۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے کھڑی ہو (۷) پر دہ کر (۸) دوپٹہ اوڑھ (۹) نقاب ڈال (۲۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ (۱۰) ہٹ سرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) گھر خالی کر (۱۳) ڈور آئے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا (۱۴) میں ہو (۱۵) چل ڈور (۱۶) اے خالی (۱۷) تجھ سے باز آیا (۱۸) میں تجھ سے در گزرا (۱۹) تو میرے اے جدا (۲۰) تو جدا ہے (۲۱) تو مجھ سے جدا ہے (۲۲) کام کی نہیں (۲۳) میرے مطلب کی نہیں (۲۴) میرے نے تجھے بے قید کیا (۲۵) میں نے تجھ سے مفارقت کی (۲۶) مصرف کی نہیں (۲۷) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (۲۸) کچھ قابو

نہیں (۷۰) ملک نہیں (۷۱) میں نے تیری راہ خالی کر دی نکاح فتح کیا (۱۱۳) چاروں راہیں تجھ پر کھولدیں (اور اگر یوں (۷۲) تو میری ملک سے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے خلع کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵) کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) جور استہ چاہے اختیار کر (۱۱۶) میں تجھ سے دست بردار ہوا تیری رشی چھوڑ دی (۷۷) تیری لگام اتار لی (۷۸) اپنے رفیقوں سے جامل (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں (۸۰) میں نے تیری دیا (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری تجھ سے لا دعویٰ ہوتا ہوں (۸۱) میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں ملک سے شرعی طور پر اپنانام اتار دیا (۱۲۰) تو قیامت تک یا (۸۲) خاوند تلاش کر (۸۳) میں تجھ سے جُدا ہوں یا ہوا (فقط عمر بھر میرے لا اُق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے میں جُدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگرچہ بنت طلاق کہا) (۸۴) میں نے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ سے یادی لکھنؤ سے۔

(الفتاوى الرضوية، كتاب الطلاق، باب الكنایة، ج ۱۲، ص ۱۵۵ - ۱۵۶)

سوال: کنایہ کے ان الفاظ سے کب طلاق واقع ہوگی اور کتنی طلاقیں ہوں گی؟

جواب: کنایہ کے ان الفاظ سے ایک بائیں طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائیں کی نیت نہ ہو اور دو کی نیت خاوندوں کو دیا یا (۹۲) خود تجھ کو دیا (اوہ تیرے بھائی یا اموں یا چچا کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جبکہ زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع ہو جائیں گی۔

سوال: کنایہ کے وہ الفاظ بتائیں جن سے نیت کے باوجود ہوں (۹۸) مجھ سے دور ہو (۹۹) مجھے صورت نہ دکھا (۱۰۰)

کنارے ہو (۱۰۱) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲) الگ ہو طلاق نہیں ہوتی؟

جواب: ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے، مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام ہے (۱۰۸) میں تجھ سے بُری ہوں (۱۰۹) اپنا نکاح کر (۱۱۰) مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔

(الفتاوى الرضوية، كتاب الطلاق، باب الكنایة، ج ۱۲، ص ۱۵۷)

(۱۱۵) میں نے تجھ سے خلع کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۶) کیا (۱۱۷) اپنے میکے بیٹھ (۱۱۸) تیری باگ ڈھیلی کی (۱۱۹) میں نے تیری دیا (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری تجھ سے لا دعویٰ ہوتا ہوں (۱۲۰) تو قیامت تک یا (۱۲۱) خاوند تلاش کر (۱۲۲) میں تجھ سے جُدا ہوں یا ہوا (فقط عمر بھر میرے لا اُق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے میں جُدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگرچہ بنت طلاق کہا) (۱۲۲) میں نے تجھ سے جُدا کر دیا (۱۲۳) میں نے تجھ سے جُدا کی (۱۲۴) تو خود تجھے جُدا کی (۱۲۵) میں نے تجھ سے جُدا کر دیا (۱۲۶) تو آزاد ہے (۱۲۷) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۱۲۸) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (۱۲۹) میں نے تجھے تیرے گھروالوں یا (۱۳۰) باپ یا (۱۳۱) ماں یا (۱۳۲) خاوندوں کو دیا یا (۱۳۳) خود تجھ کو دیا (اوہ تیرے بھائی یا اموں یا چچا یا کسی اجنی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) (۱۳۴) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (۱۳۵) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (۱۳۶) بُری ہوں (۱۳۷) مجھ سے دور ہو (۱۳۸) مجھے صورت نہ دکھا (۱۳۹) کنارے ہو (۱۴۰) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۴۱) الگ ہو طلاق نہیں ہوتی؟

(الفتاوى الرضوية، كتاب الطلاق، باب الكنایة، ج ۱۲، ص ۱۵۷ - ۱۵۸)

(۱۴۲) میں نے تیرا پاؤں کھولدیا (۱۴۳) میں نے تجھے آزاد کیا (۱۴۴) آزاد ہو جا (۱۴۵) تیری بند کی (۱۴۶) تو بے قید نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے جس سے چاہے نکاح کر لے (۱۴۷) میں تجھ سے بیزار ہوا مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔

(۱۴۸) میرے لیے تجھ پر نکاح نہیں (۱۴۹) میں نے تیرا (۱۵۰) میرے لیے تجھ پر نکاح نہیں (۱۵۱) میں نے تیرا (۱۵۲) فرمائی 2024

عواتین کا صفحہ

سیدہ بنت حکیم سید اشرف جیلانی

جان کو نین ﷺ کی پچی حضرت سلمی بنت عمیس رضی اللہ عنہا

(اور)

سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا

تاریخ اسلام کی عظیم الشان شخصیت سید الشہداء حضرت سیدنا تیسری نسبت: امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ذات مبارکہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (جو یکے بعد دیگرے حضرت جعفر طیار آپ کے حالات زندگی تاریخ اسلام میں چمکتے دیکھتے تاروں پھر حضرت ابو بکر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کے نکاح میں آئیں) کی بہن کی مانند ہیں۔ لیکن ہم سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھیں۔ جب کہ اُم المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ بن حارث اور حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا کے بارے میں مختصر حالات کی اہلیہ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا کے بارے میں مختصر حالات حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا (اہلیہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کی تحریر کر رہے ہیں۔

اس گھرانے کی عظمت و پاکیزگی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ والد: یہ پورا گھرانہ ”سابقون الاولون“ میں سے تھا۔ دعوت اسلام کے والد کا نام معد بن حارث تھا اور وہ قبیلہ بنی حشم سے تعلق رکھتے تھے آغاز کی ۱۳ سالہ مکی زندگی جو حضور پر نور ﷺ کا ساتھ دیا۔ اور ان جانشناز والدہ:

صحابہ کے لیے نہایت سختی و آلام سے عبارت تھی اس دور میں والدہ کا نام ہند (خولہ) بنت عوف تھا۔ وہ قبیلہ کنانہ سے تعلق اس گھرانہ نے جان کو نین ﷺ کا ساتھ دیا۔ حضرت سلمی بنت رکھتی تھیں۔

عمیس رضی اللہ عنہا کو کوئی قابل فخر نسبتیں حاصل ہیں:

پہلی نسبت: حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا حضرت سلمی رضی اللہ عنہا کے آپ جان کو نین ﷺ کی سگلی پچی اور صحابیہ تھیں۔

دواں کا ج:

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں جام شہادت نوش آپ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

فرمایا تو عدت کے پچھے عرصہ بعد آپ کا نکاح شداد بن اُسامہ رضی اللہ عنہ سے جو حضور اکرم ﷺ کے رشتے تھے، بہن بھی ہوتی الہادی سے ہوا۔

اولاد: کرم اللہ وجہہ الکریم نے کمن امامہ کو گود میں اٹھا لیا اور سیدہ کائنات شداد سے آپ کے دو بیٹے عبد اللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

وفات: تاریخ اسلام سیرت صحابہ و صحابیہ میں اس سے زیادہ حالات نہیں ملتے۔ اس موقع پر تین عظیم شخصیات نے حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا کی اپنی کفالت و آغوش تربیت میں لینے کے لیے جان کو نین ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی۔

حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا: آپ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بارے صحیح علم نہیں لیکن اندازہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کرتے ہیں کہ: ”امامہ میری چچازاد ہے، اس لیے میں حق دار ہوں“۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ: ”امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور سلمی بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جان کو نین ﷺ کے رضاۓ بھائی اور چچا تھے اس رشتے کی نسبت سے حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا جان کو نین ﷺ کی چچازاد بہن اور بھتیجی تھیں۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ: ”یہ جان کو نین ﷺ کا فیصلہ: آپ کے متعلق کوئی تفصیل ہمیں نہیں ملتی۔ البتہ صحیح بخاری میں یہ واقعہ ملتا ہے کہ جب جان کو نین ﷺ ذی قعده ہجری میں عمرۃ القضام کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور شرائط حدیبیہ کے مطابق تین روز قیام کے بعد مکہ معظمہ سے چلنے لگے وقت گزر تاگیا، جب حضرت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا سن بلوغ کو پہنچیں تو ان کا نکاح حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ (یامر) سے ہوا۔

ایک روایت کے مطابق یا اخی یا اخی بھائی کہہ رہی تھیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حضرت سیدنا امیر حمزہ نذر کر دیئے۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے دستیاب حالات ہم نے قارئین کی

فروہی 2024 | 44 | الاشرف

نماز عشاء کی طبیعی اہمیت



عشاء کی نماز میں سب سے زیادہ ورزش پڑھنے والیوں کی ہوتی ہے...



جناب حکیم نور احمد صاحب

دنیا کے سب سے بڑے روحانی اور جسمانی طبیب حضرت خونی رگوں کے اردو گردٹوٹے ہوئے خلیات کے جمع ہو جانے محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے لیے عشاء کی نماز میں ۷ اركعتیں سے تعفن، گھٹن اور جس کی کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ آدھ موالی نماز پڑھنا سنت فرمائی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ہاکا قیلولہ کر کر دینے والی اس حالت کو دور کرنے کے لیے معلم انسانیت ﷺ نماز پڑھنے والی کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس چار پانچ کے ہم اپنے کاروبار میں ازسرنو تازہ تر بنانے کا ایک کامیاب اور بے خرچ گھنٹوں کی محنت و مشقت بدندی حصوں کو حرکت دینے، سوچنے، سمجھنے اور گفتگو کرنے سے ہمارے بدن کے لاکھوں خلیات علاج ہے۔

(کینے سیلز) ٹوٹ پھوٹ کر ناکارہ ہو جاتے ہیں اور ہمارے امرتبہ ہم اپنے دونوں ہاتھوں کو ہلاکہ اپنی ناف کے نیچے اندر ورنی کارخانے کے لیے بوجھا اور سرانہ بدن جاتے ہیں۔ اس فعل کو شرعی اصطلاح میں قیام کہتے ہیں۔ طبی عصبی کمزوری، کھچا اور تھکن کو دور کرنے کے لیے حضور نبی کرم نقطہ نگاہ سے ہم نے اپنے دونوں ہاتھوں کی ۵ عدد لمبی علیہ اصلوۃ والسلام نے خدا کے حکم سے ہمیں عشاء کی نماز پڑھنے کی اور ۳ عدد چھوٹی ہڈیوں کو حرکت دے کر قرأت پڑھنے تک ہدایت فرمائی۔

رات کے وقت سات آٹھ گھنٹے آرام کر کچنے کے بعد صبح کے ہماری انگلیوں کے پوروں سے لے کر شانے تک تمام اعضاء وقت ہم سب سے زیادہ تازہ دم ہوتے ہیں۔ خدا کے حکم کے عضلات، اعصاب شریانیں، وریدوں کے دہانے اور آس پاس کے فضلات گردش میں آگئے، پھر ہم نے رکوع کی حالت تحت ۲ رکعت نماز پڑھ کر ہم اپنے جسم کو دن بھر دوڑ دھوپ میں تسبیح پڑھنی شروع کر دی۔ ہم نے اوپر کے اعضاء عضلات کے لیے تیار کر لیتے ہیں۔ صبح سے رات تک ہمارے بدن کی کافی ٹوٹ پھوٹ ہو چکی ہوتی ہے۔ بدن کے اعصاب اور رگوں کو حرکت دے کر گھنٹے کی ہڈیوں کے اوپر جمادیا۔ پھر

اُٹھے تو اس ورزش سے جہاں دل کو نور سے بھر لیا وہاں ہمارے ادا ہوتی ہے۔ اس میں کم از کم ۱۰ منٹ تک کھڑا ہو کر ہمیں گھننوں کی ورزش بھی ہو گئی۔ قربان جائیں اس نبی اُمی ﷺ کے جنہوں نے ہمیں ۳ سے ۱۵ مرتبہ تک تسبیح پڑھنے کا سبق دیا۔ جن بھائیوں کے گھنٹے کمزور اور جوڑوں میں درد ہو وہ رکوع میں زیادہ مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ ان شاء اللہ جوڑوں میں اٹکے اور رُکے ہوئے تمام سودا دی زہر میں فضلات (یورک لیڈ) تخلیل ہو جائیں گے۔ نماز ہمیں تازہ دم بنانے کا کامیاب علاج ہے۔

عشاہ کی نماز میں سب سے زیادہ ورزش ان دونوں پنڈلیوں کی مچھلیوں کی ہوتی ہے۔ درجنوں مریضوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عشاہ کی نماز پڑھتے وقت ہماری پنڈلیاں کا نپتی ہیں۔ جب ۶۰٪ رکعت پڑھ لیتے ہیں تو ان مچھلیوں سے ریچ جھٹکے کے ساتھ نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔

وضاوہ و نماز کے دینی و دنیاوی فوائد

- ۱) وضو کرنے والا دماغی یہاریوں سے محفوظ رہتا ہے اور نماز کے لیے بار بار وضو کیا جاتا ہے۔
- ۲) نمازی کے اعضاء حلته رہتے ہیں، کپڑے و گھر پاک رہتے ہیں اور گندگی سے بچا رہتا ہے اور گندگی سے یہاریاں آتی ہیں۔
- ۳) نماز پڑھنے سے بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے کیونکہ نماز سے قبل وضو سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
- ۴) نمازی آدمی اکثر تلی کی یہاریوں اور جنون وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۵) سجدے سے بندناک کھلتی ہے۔
- ۶) گھٹیا کے مریضوں کے لیے نماز بہترین علاج اور ورزش ہے۔

رکوع کرنے کے بعد ہم پھر کھڑے ہو کر اپنے اعصاب اور عضلات کو جھکا دیتے ہیں۔ اس جھٹکے سے گرمی اور بجلی پیدا ہو کر ہمارے کندھوں، گردن اور سر کا بوجھ دُور ہو جاتا ہے پھر سجدہ کر کے ہم چہرے اور کھوڑی کی تقریباً ۲ درجہ ہڈیوں اور ان کے عضلات اعضاء اور گردن کے ساتھ منه کے نفحے میں غددوں کو زمین پر ٹیک دیتے ہیں۔ سجدوں میں ہم خدا کی پاکی بیان کر کے اپنی روحانی یہاریوں کو دور کرنے کے ساتھ کمر، کنپیوں، بھنوں، آنکھ، ناک، کانوں اور گردن کی ہلکی پھلکی ورزش کر لیتے ہیں۔ اس ورزش سے ہمارے سر اور کنپیوں کا بوجھ اور اینٹھن کم ہو جاتی ہے اور سر ہلکا ہو جاتا ہے۔

نیز سانس تنگ کرنے والی مختلف رنگ کی بلغم کا مادہ حرکت کر کے پیشانیوں اور کنپیوں کو ہلکا کر دیتا ہے۔ الحتیات میں بینٹھ کر ہم پورے جسم کے تانے بانے کو سکون دے کر پھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عشاہ کی پوری نماز ۱۸ سے ۲۵ منٹ کے اندر



الاشرف نيوز



صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

تعزیتی محفل: رفیق سید المرسلین ﷺ سمینار منعقد کیا گیا۔ جس سے خصوصی کیم جنوری بروز پیر بعد نمازِ عشاء استاد العلماء حضرت علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (مرید خاص علیحضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں) کے ایصالِ ثواب کے لیے جامع مسجد غوثیہ شاہ فیصل کالونی میں مجلس علمائے اہلسنت شاہ فیصل ناؤں کی جانب سے ایک تعزیتی محفل منعقد کی گئی۔ جس سے خصوصی خطاب فخر المشائخ ابوال默کرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا، آپ نے اپنے خطاب میں اپنے استاد حضرت علامہ مفتی اطہر نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ کی مختلف خصوصیات کے بارے میں بیان فرمایا، دارالعلوم نعیمیہ میں دورانِ تعلیم علمی جو بحثیں اور شفقتیں حضرت مفتی اطہر ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی سے سوالات بھی کیے۔ یہ نعیمی علیہ الرحمہ کی آپ کے ساتھ رہی اس کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ اس تعزیتی پروگرام میں خانوادہ نعیمیہ کے صاحبزادگان ریکارڈ کیا گیا۔

تاجدار صداقت کا انفراس: نے بھی شرکت کی۔ آخر میں شیخ الحدیث جامعہ نظرۃ العلوم حضرت علامہ غلام جیلانی اشرفی مدظلہ العالی نے بھی صدارتی خطاب فرمایا ۵ جنوری بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد نورانی، کھتری محلہ رفیق سید المرسلین ﷺ سمینار:

٦-11 نیو کراچی میں ماہانہ درس قرآن منعقد ہوا۔ حلقة اشرفیہ ۲ جنوری بروز منگل بعد نماز ظہر ریڈ یو پاکستان کی جانب سے نیو کراچی کی جانب سے تاجدار صداقت کا انفراس کا انعقاد کیا

گیا۔ جس سے خصوصی خطاب فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد الشریعہ کے چشم و چراغ حضرت علامہ اکرم المصطفیٰ عظیمی اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اشرفی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ خصوصی خطاب فخر المشائخ ابوالمکرم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شانِ صدق و وفا پر گفتگو ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ بعد از خطاب فرمائی۔ خطاب سے قبل مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے بارگاہِ غوث الوری و مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے بارگاہِ غوث الوری و بارگاہِ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعمت پیش کی۔ اس کا نفرنس میں محبوب المشائخ صاحبزادہ سید محبوب اشرف جیلانی، صدر المشائخ صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی نے شرکت فرمائی۔ محفل اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے تمام حاضرین کے لیے خصوصی دعا کے اختتام پر لنگر اشرفیہ کا انعقاد ہوا۔

اجتماع نمازِ جمعہ:

محفل میلاد النبی ﷺ:

۶ رجنوری بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء جناب شہزاد احمد اشرفی و اہل خانہ کی جانب سے سعدی ٹاؤن میں محفل مبارکہ کا اہتمام ہوا جس سے خصوصی خطاب فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضور کالونی کی انتظامیہ اور معاونین کی جانب سے تعمیر نو جامع مسجد مصطفیٰ کی تقریب منعقد کی گئی۔ فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے اس موقع پر نمازِ جمعہ پڑھا کر افتتاح فرمایا۔ نماز سے قبل خطاب میں آپ نے مسجد بذکے سابق خطیب و امام حضرت علامہ قاری شمار الحق صدیقی اشرفی کے مشہور و معروف شناخت خواں جناب محمود الحسن اشرفی جناب محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ علامہ قاری شمار الحق خاور نقشبندی، جناب عرفان غازیانی قادری و دیگر نے بارگاہ صدیقی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ کے خلیفہ بھی تھے اور خانوادہ اشرفیہ سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعمت پیش کی۔

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات:

ای بنا پر جامع مسجد مصطفیٰ کی انتظامیہ نے حضرت فخر المشائخ ۷ رجنوری بروز آتوار بعد نمازِ عشاء جامع مسجد سلطان، ملیر میں مدظلہ العالی کو مدعو کیا۔ نماز کے بعد جناب قاری شمار الحق صدیقی نبیرہ صدر اشریعہ مولانا ارقم المصطفیٰ عظیمی مدظلہ العالی کے زیر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کی تقریب نکاح بھی ہوئی۔ اہتمام محفل مبارکہ منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت خانوادہ صدر

.....